سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سوموار، 7- ستمبر 2020

(یوم الاثنین، 18- محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 4

245

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

247

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترھویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

سوموار، 7- ستمبر 2020

(یوم الاثنین، 18- محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ
بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۳۲﴾
وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِیۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ
لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾
وَاذۡكُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِكُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِكۡمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿۳۴﴾

سُورَۃُ الاَحزَاب آیات 32 تا 34

اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو(32) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر

دے(33) اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بے شک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے(34)
وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی میرا وقار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے اور سمال ڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1825: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے کون سے ڈیم ہیں؟

(ب) پانی کے ذخائر بڑھانے اور نئے سمال ڈیم بنانے کے لئے حکومت جنوبی پنجاب میں کون کون سے اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سمال ڈیم آرگنائزیشن اس وقت کون سے سمال ڈیم تعمیر کر رہی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی ڈیم نہ ہے۔

(ب) فزیبلٹی سٹڈی برائے ڈیم (1) وڈور ہل ٹورنٹ (2) مٹھاون ہل ٹورنٹ (3) چھاچھڑ ہل ٹورنٹ جو کہ نیسپاک نے مکمل کرنی ہے اور تکمیل کے قریب ہے۔ فزیبلٹی برائے سمال ڈیم لنیری، سوراجو کہ سانگھڑ ہل ٹورنٹ پر واقع ہے جس کا تخمینہ لاگت 127.914 ملین روپے ہے اور زندہ پیر جو کہ سوری لنڈ ہل ٹورنٹ ٹرائیبل ایریا پر تجویز کنندہ ہے۔ ضلع راجن پور میں کوہ سلیمان کی رود کوہیوں پر ڈیم کی فزیبلٹی سٹڈی کروائی ہے جس کے

مطابق کاہا اور چھاچھڑ رود کوہی پر ڈیم بنایا جا سکتا ہے۔ کاہا رود کوہی کے ڈیم کو بنانے کے لئے واپڈا کو ذمہ داری دی گئی ہے جبکہ چھاچھڑ کا 7500 ملین روپے کا PC-1 گورنمنٹ کو جمع کروایا گیا ہے۔

(ج) سمال ڈیمز آرگنائزیشن اسلام آباد میں 9 سمال ڈیمز زیر تعمیر ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ چاہان ڈیم	2۔ مہوٹا ڈیم
3۔ مجاہد ڈیم	4۔ موڑہ شیرا ڈیم
5۔ ٹمن ڈیم	6۔ سوڑا ڈیم
7۔ گھمبیر ڈیم	8۔ ددھوچہ ڈیم
9۔ پاپن ڈیم	

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے کون سے ڈیم ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جنوبی پنجاب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی ڈیم نہ ہے تو مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کیونکہ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے قیام پاکستان سے آج تک جنوبی پنجاب ایگریکلچر کا سب سے زیادہ ٹیکس پنجاب کو دیتا ہے اور جنوبی پنجاب میں آج تک ایک ڈیم بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں پر آج تک کیوں ڈیم نہیں بنایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی تسلی کروا دیتا ہوں کہ ہمارے دو ڈیمز ایک چھاچھڑ ڈیم جس کا تخمینہ 9500 ملین روپے ہے اور دوسرے ڈیم کی 14000 ملین روپے کی نیسپاک نے فزیبلٹی رپورٹ تیار کرلی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے سال یہ شروع ہو جائیں گے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ہمیشہ یہ باتیں صرف documents کی حد تک کی جاتی ہیں لہٰذا یہ مجھے کوئی date دیں کہ کب تک یہ ان پر کام شروع ہو جائے گا اور کب تک یہ complete ہو جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ تو نیسپاک پر depend کرتا ہے ہم نے تو ان کو deadline دے دی ہے نیسپاک ہی consultant ہوتا ہے ڈیم بنانے کے لئے اس کی فزیبلٹی ٹیکنیکلی ہوتی ہے لہٰذا یہ کوئی نان ٹیکنیکل کام نہیں ہے اس پر کام شروع ہے اس کے لئے بجٹ کی block allocation کر دی گئی ہے جب فزیبلٹی رپورٹ آئے گی ہم اس وقت کوئی time frame دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1826 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔266 میں
واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی اور توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*1826: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔266 ضلع رحیم یار خان میں واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی و توسیع کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور ان کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ب) وہ کون سے مقامات ہیں جہاں بندوں کی مزید بحالی کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) حلقہ پی پی۔266 ضلع رحیم یار خان ڈالس کینال ڈویژن رحیم یار خان کی حدود میں ماچھکہ دلاورا اور لوپ فلڈ بند واقع ہیں۔ ماچھکہ دلاورا فلڈ بند کی لمبائی 3400 فٹ ہے اور لوپ فلڈ بند کی لمبائی 6000 فٹ ہے۔ لوپ فلڈ بند مکمل طور پر stone pitched

ہے۔ مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔ ماچھکہ دلاور افلڈ بند کی آخری چار بُرجیاں stone pitched اور باقی بُرجیاں مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

(ب) ان دونوں فلڈ بندوں پر مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔ ماچھکہ دلاور افلڈ بند کی مضبوطی اور تعمیر و مرمت کے لئے پچھلے سال کام کرایا گیا جو کہ مکمل ہو گیا ہے مزید کام کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں واقع حفاظتی فلڈ بند کی بحالی و توسیع کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ حلقہ پی پی۔266 ضلع رحیم یار خان ڈالس کینال ڈویژن رحیم یار خان کی حدود میں ماچھکہ دلاورا اور لوپ فلڈ بند واقع ہیں اور ماچھکہ دلاورا فلڈ بند کی لمبائی 3400 فٹ ہے مگر یہ غلط لکھا گیا ہے اس کی 34000 فٹ running ہے، 2010 میں جو سیلاب آیا تھا اس میں لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے بعد حکومت پنجاب نے اس بند پر کوئی کام نہیں کیا۔ جہاں سے فلڈ آیا تھا وہ سندھ گورنمنٹ کے handover ہے پنجاب کی حد میں تو صرف پندرہ کلومیٹر ہے، اس پر سندھ گورنمنٹ نے تو stone pitching کا کام تقریباً مکمل کر لیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ممتاز علی! آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب ممتاز علی: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان سے ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال ہی پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ اس پر کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی کی بات درست ہے کہ اس کی length 34000 feet ہی ہے، اس کا freeboard 6 feet ہے اور یہ گیارہ لاکھ کیوسک پانی کے لئے ڈیزائن ہوا ہے۔ محکمہ اس پر مطمئن ہے اور وہاں پر ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس پر محکمے نے 18-2017 میں 31 لاکھ روپے لگائے تھے اور ابھی اس وقت اس کی پوزیشن ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب ممتاز علی!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! یہاں بیٹھے satisfied نہیں کہہ سکتے، میں مقامی ہوں، میں وہاں پر رہتا ہوں اس لئے مجھے پتا ہے اور میں کل ہی وہاں سے آیا ہوں اس بند پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ ایک بہت بڑا شہر ہے جسے فلڈ کا خطرہ لاحق ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس بند کی stone pitching کی جائے، فلڈ آئے تو ہم نقصان اٹھائیں، بارشیں ہوں تو ہم نقصان اٹھائیں، کیا محکمہ زراعت ہم سے صرف ٹیکس لینے کے لئے ہے؟ جب آپ جنوبی پنجاب میں ڈیم نہیں بنا سکتے، جب آپ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ممتاز علی! آپ سوال کریں۔ آپ کا کیا سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کرتے ہوئے اپنے بھائی کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ stone pitching سے فلڈ بند مضبوط نہیں ہوتا یہ ڈیزائن گیارہ لاکھ کیوسک کے لئے ہے لیکن اس وقت پانی پانچ لاکھ کیوسک ہے اور ہم گیارہ لاکھ کیوسک پر مطمئن ہیں۔ اگر میرے بھائی کو کہیں کوئی شکایت ہے تو متعلقہ افسر کو یا ہمیں بتا دیں ہم ان کی تسلی کرانے کے لئے حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3347 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: دریائے سندھ سے
ملحقہ منچن فلڈ بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3347: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں دریائے سندھ سے ملحقہ منچن فلڈ بند کی آخری بار کب تعمیر اور مرمت کی گئی؟

(ب) مذکورہ بند کی بحالی کا کام کس کمپنی سے کروایا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مذکورہ فلڈ بند ظاہر پیر تا بھونگ کی تعمیر اور مرمت کر دی گئی ہے یا کہیں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) منچن فلڈ بند دریائے سندھ کے بائیں جانب واقع ہے جس کی تعمیر 2010 کے سیلاب کے بعد مکمل ہوئی لیکن اس میں ایک بڑا گیپ تقریباً 2100 ایک فٹ برجی نمبر 498+000 تا برجی نمبر 509+900 ڈالس کینال ڈویژن کی حدود میں بھونگ شہر کے قریب نامکمل رہ گیا تھا۔ جس کی تعمیر 2015 میں شروع کر دی گئی تھی اور اب یہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) مذکورہ بند کی بحالی پر محکمہ آبپاشی کے مشینری ڈویژن ملتان نے گورنمنٹ مشینری کے ذریعہ سے کام مکمل کیا۔ اس پر 41.020 ملین روپے لاگت آئی۔ منچن فلڈ بند کی مضبوطی اور بنگلہ دلکشا کے ساتھ پتھر stone pitching کا کام محکمہ انہار کے ایک ذیلی یونٹ (پی آئی یو) (Programme Implementation Unit(PIU کے ذریعے گورنمنٹ کنٹریکٹر میسرز خیبر گریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی مدد سے 2019 میں مکمل کیا گیا اور اس پر 396.460 ملین لاگت آئی۔

(ج) ظاہر پیر تا بھونگ منچن فلڈ بند پر برجی نمبر 315+000 تا برجی نمبر 343+000 مٹی کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس پر مع تعمیر ریسٹ ہاؤسز 172.910 ملین لاگت آئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے ضلع رحیم یار خان کی نہروں کی بھل صفائی اور ان کی maintenance کے حوالے سے سوال پوچھا تھا کہ ظاہر پیر سے بھونگ تک ہمارا خطہ کچے کا علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! اب معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ میں نے سوال پوچھا تھا کہ 2019 میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا allotted فنڈ 45 بلین روپے تھا، 2020 میں اس فنڈ کو کم کر کے 37 بلین 40 کروڑ روپے کر دیا گیا، We are not considering the rupee devaluation and dollar appreciation in it، آج کے جو حالات ہیں چاہے وہ ستلج کا علاقہ ہو، چناب کا ہو، راوی کا ہو یا آپ کا اور ہمارا ملحقہ علاقہ جو کہ ریور انڈس کا بنک ہے وہاں پر فلڈ کا serious خطرہ بنا ہوا ہے لیکن یہ فنڈ reduce ہو گیا۔ جب ہم بجٹ تقاریر کر رہے تھے تو مجھے بڑا دکھ ہوا کہ جب cut motions لی گئیں تو ان میں اریگیشن کو شامل ہی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! یہ وہ شعبہ ہے جو 21 ملین ایکڑ feet of land کو زرخیز کرتا ہے This is the largest irrigation system of Pakistan لیکن ہم اسے proper فنڈز ہی نہیں دیتے جس طرح اونٹ کے منہ میں زیرا ہو اس طرح کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے کہ:

> Are they prepared to face the flood situation that has arisen in the whole of Punjab right now?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! سوال انہار سے شروع ہوا اور فلڈ بند پر آ گیا۔ میں تو خود confuse ہوا کہ انہار کا سوال ہے اور فلڈ بند پر چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر! معزز بھائی سے درخواست ہے کہ کینال کا سوال کرنا ہے تو علیحدہ سوال ڈالیں اور فلڈ بند کا علیحدہ ڈالیں۔ اگر انہیں فلڈ بند کے حوالے سے کوئی انفارمیشن چاہئے تو ہم بالکل clear کر دیتے ہیں کہ ہمارے جتنے فلڈ بند ہیں وہ سارے restore ہیں اور کہیں پر بھی خطرہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ پہلے بھی اسی علاقے کا سوال تھا اور اب بھی وہی علاقہ ہے۔ ہم مطمئن ہیں لیکن اگر معزز ممبر کو تسلی نہیں ہے تو ہم ان کی تسلی کرانے کے لئے حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! کیا کینال اور بند کو کوئی الگ الگ محکمہ deal کرتا ہے جس طرح پارلیمانی سیکرٹری فرمارہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر میرا گھر ہے اس سوال میں اس علاقہ دلکشا mentioned ہے اور flood situation کے حوالے سے وہ ایک بہت pigtail area ہے۔ بڑے بول نہیں بولنے چاہئیں لیکن جتنا ان کا محکمہ کام کرتا ہے اس سے زیادہ ہمارا گھرانہ فلڈ سے بچانے کے لئے شاید محکمے سے دو قدم آگے چلتا ہے، ہم اپنی ذاتی مشینری، ہمارے وہاں پر جتنے بھی ذاتی assets، مشینری، ٹریکٹرز required ہوتے ہیں اس حد تک کہ پچھلے سال فلڈ روکنے کے لئے ہم نے اپنی ذاتی زمین سے 2000 سے زائد ٹالیاں کٹوا کر دریا میں ڈلوائی تھیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جب وہاں پر 9 لاکھ کیوسک پانی آجائے گا ایسے کافی areas ہیں جہاں پر ابھی بھی stone pitching نہیں ہوئی ہوئی۔ تب پھر ہم اسے کیسے urgent بنیادوں پر manage کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہی request کرتا ہوں کہ جب فلڈ آتا ہے تو بطور پاکستانی ہمارا فرض ہے کہ سارے مل کر اس کا دفاع کریں اگر یہ کرتے ہیں تو میں انہیں appreciate کرتا ہوں اور کرنا چاہئے۔ اپنی زمینیں ہوں

یا کسی اور کی ہم نے لوگوں کو rescue کرنا ہوتا ہے اگر کرتے ہیں یہ تو ان کی مہربانی ہے۔ جہاں تک معزز ممبر فلڈ بند پر stone pitching لگوانا چاہ رہے ہیں تو جی بسم اللہ، ہمیں وہاں کا visit کرائیں اگر possible ہوا اور ٹیکنیکل لوگوں نے کہا کہ stone pitching کرنی ہے تو ہم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3359 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: نہروں کی
بھل صفائی اور استعمال کردہ مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***3359: سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کی تمام نہروں کی بھل صفائی کب کی گئی تھی نہر وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) بھل صفائی میں کون کون سی مشینری استعمال کی گئی کتنی سرکاری مشینری استعمال کی گئی اور کتنی کرایہ پر لی گئی نیز اس پر کتنے اخراجات پٹرول / ڈیزل وغیرہ کی مد میں کئے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گزشتہ بارہ ماہ میں کتنی نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی ہے اس پر کتنے اخراجات آئے ہر نہر اور راجباہوں کی الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ضلع کی تمام نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی اور تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع رحیم یار خان جس میں خان پور، رحیم یار خان، ڈالس کینال ڈویژن اور بہاولپور کینال سرکل کے احمد پور کینال ڈویژن کی نہریں ہیں جن پر ہر سال بجٹ کے مطابق نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔ ضلع رحیم یار خان میں کی جانے والی نہروں کی بھل صفائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہروں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ گورنمنٹ ٹھیکیدار کیا جاتا ہے جس میں ایکسکویٹر، ٹریکٹر اور لیبر استعمال کی جاتی ہے چار سال میں -/46254122 روپے خرچ ہوئے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ 12 ماہ میں 16 نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی۔ نہروں / راجباہوں کے نام اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں کی جاتی جن نہروں پر بھل صفائی کی ضرورت ہوتی ہے ان کی بھل صفائی بجٹ اور ورک پلان کے مطابق کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پھر میرا ضمنی سوال آبپاشی کے نظام کے حوالے سے ہے، میں نے اس پر ایک بڑی detailed study کی تھی پورے پنجاب کا ہمارا موجود اریگیشن کا نظام That's worth over twenty five billion dollars ہے۔

جناب سپیکر! ایک rule of thumb ہے اور انٹرنیشنل yardstick یہ کہتی ہے کہ آپ نے کسی بھی adjusting infrastructure کو M&R کرنا ہے تو اس کا لگ بھگ four to five percent of the total evolution should be spent and must be spent on the infrastructure. لیکن بد قسمتی کے ساتھ انٹرنیشنل yardstick یہ بھی کہتی ہے کہ ہر ملک کے پاس 120 دن کی water storage capacity ہونی چاہئے لیکن Unfortunately Pakistan lacks having even more than thirty days capacity، 1947 میں ہمارا per capita water availability پانچ ہزار کیوسک تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا سوال کیا ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں سوال پر ہی آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تو انفارمیشن دے رہے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے۔ چلو میں ہی مفت میں دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بعد میں ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ انفارمیشن دے دینا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! 1947 میں 5000 کیوسک per capita water availability تھی جو آج reduce ہو کر 1000 کیوسک پر آ چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ آپ کی جو mother canal ہے جسے ڈی جی خان کینال بولتے ہیں جس کی capacity 8900 کیوسک ہے جب وہ 7500 کیوسک پر آتی ہے تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بہاولنگر کی ہاکڑہ کینال ہے اس کی capacity 3600 کیوسک ہے جب وہ 3000 سے اوپر چلتی ہے تو وہ بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ کیا ہمارا واضح لائحہ عمل canal lining towards ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے بھائی نے ڈی جی خان کینال کے حوالے سے سوال کیا ہے۔

جناب اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم نے already ڈی جی خان کینال کی فزیبلٹی بنائی تھی وہ 11000 کیوسک میں ڈیزائن ہے لیکن فزیبلٹی 14000 کیوسک پر چلی گئی۔ ہم نے اسے دوبارہ 11000 ڈیزائن کے لئے کہا ہوا ہے جون 2021 میں فزیبلٹی آ جائے گی، lining issue نہیں ہے لیکن ہمارا مقصد ہے کہ پانی پورا ہونا چاہیے۔ جو ہاکڑہ کینال کی بات ہو رہی ہے ویسے تو یہ الگ سوال بنتا ہے لیکن انشاءاللہ yardstick کے حساب سے روٹین سے M&R میں کام ہوتا رہتا ہے کہیں breach ہوتا ہے تو یہ تو پانی ہے۔ میں پانی کے حساب سے ضرور کہوں گا کہ جب بارش آتی ہے تو پھر پانی بڑھتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ بہت معزز ایوان ہے۔ میں یہاں پر کسی کے ساتھ مذاق کرنے نہیں آتا، میں مذاق کرتا ہوں اور نہ ہی میں expect کرتا ہوں کہ میرے ساتھ مذاق کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی serious issue discuss کر رہا ہوں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر غیر پارلیمانی اور مذاقیہ گفتگو کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری once again یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے بارش کی بات کی ہے۔ اس میں غیر پارلیمانی تو کوئی بات نہیں ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر آپ ان کی بات کو second کرنا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی صوابدید ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ ہم کینال لائننگ نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ maintenance and repair کی بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ کینال لائننگ بہت اہم موضوع ہے۔ ان کو تھوڑی سی study کرنی چاہئے۔ اگر پنجاب کی نہروں کی کینال لائننگ کر لی جائے تو ہم 6.5 ملین ایکڑ فٹ پانی save کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس اب تک تربیلا اور منگلا دو ڈیمز ہیں اور ان دونوں کی water storage capacity 13.5 million acre ہے۔ اگر ہم کینال لائننگ کر لیں تو 6.5 ملین ایکڑ فٹ پانی بچا سکتے ہیں۔ That amount of water is well worth about two billion dollars.

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محکمہ اریگیشن سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس حوالے سے بہتر حکمت عملی تیار کریں۔ عرصہ دراز سے محکمہ اریگیشن ignore کر رہا ہے اور اگر اب بھی ہم اس کو اسی طرح ہنسی مذاق کر کے ignore کرنا چاہیں گے اور بغیر پالیسی کے چلنا چاہیں گے تو پھر شعبہ زراعت میں بہتری نہیں لائی جا سکے گی۔ رواں مالی سال کے بجٹ میں محکمہ اری

گیشن کے بجٹ کو reduce کر کے 45 سے 37-ارب روپے کر دیا گیا ہے اور اگر معاملات اسی طرح چلتے رہے تو پھر اس صوبے کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! یہ کوئی سوال نہیں بلکہ آپ کی تجاویز ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ ساری تجاویز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3655 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں واقع انہار، راجباہ اور مائنر سے متعلقہ تفصیلات

***3655: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کون کون سی انہار اور راجباہ ہیں ان کے نام اور ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے ان دونوں تحصیلوں میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے راجباہ، مائنر اور انہار کو پختہ کیا گیا بقایا کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا ان کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا شاہپور ڈویژن میں انہار اور راجباہوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام راجباہ	رقبہ سیراب (ایکڑ)
1-	شاہپور برانچ	7478
2-	ویسٹرن فیڈر راجباہ	5928
3-	ایسٹرن فیڈر مائنر	1269
4-	ودھن مائنر	2942

5-	بھیرہ مائنر	778
6-	لوئر جہان خان مائنر	952
7-	راکھ میانی راجباہ	3978
8-	جیون وال راجباہ	878
9-	وجھی راجباہ	1928
10-	عوان راجباہ	2336
11-	ڈیوس راجباہ	1963
12-	پنڈی کوٹ راجباہ	8087
13-	علی پور مائنر	3743
14-	ٹھٹھی ولانہ سب مائنر	3184
15-	چک قاضی راجباہ	3834
16-	خان محمد والا راجباہ	2213
17-	کوٹ ممیانہ راجباہ	4295
18-	چک مصراں راجباہ	831
19-	رانی واہ راجباہ	6607
20-	فتح خان مائنر	3517
21-	نور پور سب مائنر	1789
22-	ڈنگہ سب مائنر	2266
23-	شیر والا سب مائنر	284
24-	ڈھل راجباہ	7478
25-	خدا بخش راجباہ	17986
26-	نبہ راجباہ	7383
27-	سڈا مائنر	1642

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں انہار اور راجباہوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام راجباہ	رقبہ سیراب (ایکڑ)
1-	دیوال راجباہ	22335
2-	ابدال مائنر	2750
3-	مٹھہ لک راجباہ	33713
4-	دھوری راجباہ	1802
5-	بیری والا راجباہ	3879
6-	یار محمد راجباہ	9514
7-	سالم راجباہ	9606

-8	کلیان پور مائنر	1229
-9	فتح پور راجباہ	4354
-10	پکھووال راجباہ	9291
-11	ست گھرارا جباہ	2694
-12	مونہ راجباہ	7227
-13	رتوکالا راجباہ	28846
-14	جسپال راجباہ	1791
-15	کوٹ حاکم خان مائنر	1374
-16	چبہ راجباہ	5086
-17	ہاتھی ونڈ سب مائنر	2179
-18	نبی شاہ مائنر	4427

راجباہ مٹھہ لک(سٹی ایریا)کو برجی نمبر000+15سے000+25 تک سال 19-2018سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت پختہ کیا گیا۔مالی سال20-2019میں کوئی سکیم شامل نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!میں نے اپنے سوال کے شروع میں پوچھا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں کون کون سی انہار اور راجباہیں ہیں؟ راجباہ کا جواب دے دیا گیا ہے لیکن انہار کا نہیں بتایا گیا تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں کتنی نہریں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر!میرے پاس تحصیل بھلوال کے راجباہ اور انہار کی فہرست موجود ہے میں وہ اپنے بھائی کو بھجوا دیتا ہوں۔میرے بھائی کے سوال میں ایک تصحیح کی گنجائش ہے اگر وہ ناراض نہ ہوں تو میں اس کی نشاندہی کر دوں کہ محکمہ انہار کسی تحصیل اور ضلع کا پابند نہیں ہوتا۔اس کے ایس ای ڈویژنل لیول پر ہوتے ہیں اور سب ڈویژن لیول پر ایکسیئن ہوتے ہیں۔بہر حال میرے پاس انہار اور راجباہ کی فہرست موجود ہے وہ میں معزز ممبر کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ یہ فہرست جناب صہیب احمد ملک کو فراہم کر دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری آج یہاں 20/20 کھیلنے آئے ہوئے کیونکہ جب کوئی معزز ممبر ان سے ضمنی سوال پوچھتا ہے تو یہ defensive position میں آجاتے ہیں۔ میں نے کسی فیڈر کی بات نہیں کی، میرا سوال یہ غور سے پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تھوڑا سا correct کرنا ضروری ہے۔ ان کا محکمہ لکھ کر بھیجتا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال کے اندر یہ چیزیں نہیں آتیں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر آکر فرما رہے ہیں کہ یہ فیڈر کے مطابق ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری نے 20/20 کا میچ کھیلنا ہے تو ہم حاضر ہیں، میں خود آپ کے ساتھ کھیلتا رہا ہوں، ہم نے سارے میچ جیتے ہیں اور ہم سندھ اسمبلی خلاف بھی میچ جیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میچ آپ میری وجہ سے جیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم میچ جیتے ہیں لیکن ٹیم میں تو ہم اکٹھے تھے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری تحصیل بھیرہ اور بھلوال کی انہار کی تعداد بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! تحصیل بھلوال میں انہار اور راجباہوں کی کل تعداد 27 ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب بالکل غلط ہے کیونکہ دو تحصیلوں میں 27 انہار نہیں ہو سکتیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں نے صرف تحصیل بھلوال کی نہروں اور راجباہوں کی تعداد کا بتایا ہے۔ تحصیل بھیرہ کی انہار علیحدہ ہیں۔ بھیرہ کی کل انہار اور راجباہ 16 ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے پاس فہرست موجود ہے اور میں یہ معزز ممبر کو فراہم کر دیتا ہوں۔ میں اپنے بھائی کو یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ ان نہروں اور راجباہوں کے کتنے موگے ہیں اور ان کا کتنے کیوسک پانی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے موگوں کے بارے میں نہیں پوچھا۔ میں وہاں کا رہائشی ہوں اور مجھے پتا ہے کہ وہاں پر کتنی انہار ہیں۔ بات پیرس کی ہو رہی ہوتی ہے اور یہ لندن چلے جاتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کو انہار کی تعداد کا علم نہیں ہے لہٰذا میں اپنا دوسرا ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ specifically انہار کے بارے میں میرے سوال کو pending کر دیں تا کہ اگلی مرتبہ اس کا proper جواب آسکے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے جو فہرست مجھے مہیا کی ہے وہ راجباہوں کی ہے جبکہ انہار کی فہرست مجھے نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی سوال pending نہیں ہو گا۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ راجباہ مٹھہ لک (سٹی ایریا) کو بر جی نمبر 000+15 سے 000+25 تک سال 19-2018 سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت پُختہ کیا گیا۔ یہ کام کب کیا گیا ہے، مہینہ بتانا بڑا ضروری ہے اور اس پر کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے بھائی ناراض نہ ہوں تو میں ان کے پہلے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ راجباہ اور انہار میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ دونوں انہار ہیں۔ میرے بھائی اپنا دوسرا ضمنی سوال دُہرا دیں تو میں اس کا جواب بھی دے دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری پرچی پر چل رہے ہیں کیونکہ ابھی پرچی آئی ہے تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ راجباہ مٹھہ لک (سٹی ایریا) کو بر جی نمبر 000+15 سے 000+25 تک سال 19-2018 سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت پُختہ کیا گیا تو اس پر کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور یہ کس مہینے میں خرچ کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے بھائی ناراض نہ ہوں۔ وہ جذبات میں ہیں۔ وہ تحمل سے اپنے سوال کو دُہرا دیں تاکہ میں ان کے سوال کو سمجھ کر جواب دے سکوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں پہلے ہی یہ سوال دو مرتبہ دُہرا چکا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری میرے سوال کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں شور کی وجہ سے اپنے بھائی کا سوال سُن نہیں سکا۔ میں ان کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں لہٰذا وہ اپنے سوال کو دہرا دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تہاڈی اجازت ہووے تے اپنی بولی وچ ایناں نوں دس چھڈاں۔ میں ایناں دے کولوں ایہہ گل بجھدا پیاں آں کہ مٹھہ لک (سٹی ایریا) دی جہڑی تُساں راجباہ پکی کیتی اے۔ جناب! میکوں دس دیو کہ ایہہ کہڑے مہینے وچ پکی کیتی اے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! جی، ہاں۔ ہاں

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی حالت دیکھ لیں۔ یہاں پر ہاں، ہاں کی آواز سُنائی دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری پہلے میرا سوال سُن لیں اور پھر جواب دیں۔ ان کی سپیڈ لیموزین والی ہے جبکہ یہ لائے سوزو کی آلٹو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری! ذرا غور سے معزز ممبر کا سوال سُنیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال اب نہیں دہراؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صہیب احمد ملک نے خرچ ہونے والی رقم اور مہینہ پوچھا ہے۔ جناب صہیب احمد ملک! کیا آپ یہی پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنا سوال اردو اور پنجابی میں پوچھا ہے۔ اب انگلش رہ گئی ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ:

What is the month and how much money was spent on this project?

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہمارا مالی سال جون میں close ہوتا ہے اور یہ سکیم بھی جون میں مکمل ہوئی ہو گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے دونوں ضمنی سوالوں کا جواب پارلیمانی سیکرٹری نہیں دے سکے لہٰذا اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال pending نہیں ہو گا۔ جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending کر دیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب نہیں دے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا آپ نے میرے سوال کو pending کر دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! پارلیمانی سیکرٹری نے آپ نے سوال کا جواب دے دیا ہے لہٰذا اس سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اس حوالے سے نیا سوال دے دیں تاکہ آپ کو پوری تفصیل مہیا کر دی جائے۔ اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں بھل صفائی نہ ہونے والی نہروں سے متعلقہ تفصیلات

*3656: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں (ضلع سرگودھا) میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام کیا گیا ہے ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کون کون سی مشینری استعمال ہوئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے انہار اور راجباہ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں جن نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں ہوئی ان کی صفائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ تحصیلوں کی بقایا نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں جن ششماہی انہار اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام 15.03.2020 سے 15.04.2020 تک کیا جا چکا ہے ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام راجباہ/مائنز	اخراجات (ملین)
1۔	ودھن مائنز	0.950
2۔	دیوس راجباہ	0.345
3۔	ویسٹرن فیڈر راجباہ	1.454
4۔	خدابخش راجباہ	0.098
5۔	پنڈی کوٹ راجباہ	0.263
6۔	ایسٹرن فیڈر راجباہ	0.234
7۔	ڈنگہ سب مائنز	0.267
8۔	رانی واہ مائنز	0.099
9۔	علی پور مائنز	0.263
10۔	خان محمد والا راجباہ	0.268

-11	لوئر جہاں خان مائنر	0.159
-12	بھیرہ مائنر	0.128
-13	فتح خان مائنر	0.099
-14	سڈا مائنر	0.200

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں جن سالانہ انہار اور راجباہوں پر بھل صفائی کا کام 26.12.2019 تا 03.02.2020 تک کیا جا چکا ہے ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	وحنام راجباہ/مائنز	اخراجات (ملین)
-1	دیوال راجباہ	0.584
-2	مت گھراؤ راجباہ	0.652
-3	مٹھ لک راجباہ	4.321
-4	دھوری راجباہ	0.067
-5	بیری والا راجباہ	0.415
-6	یار محمد راجباہ	0.078
-7	سالم راجباہ	0.174
-8	کلیان پور مائنر	0.175
-9	فتح پور راجباہ	0.524
-10	پکھووال راجباہ	0.230
-11	کوٹ حاکم خان مائنر	0.174

چونکہ لوئر جہلم کینال سرکل کی متعلقہ کینال ڈویژنز کے پاس بھل صفائی کے لئے کوئی مشینری نہ ہے اس لئے یہ کام ٹھیکیدار سے کروائے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ جن نہروں میں سلٹ کی مقدار بہت زیادہ ہو اور وہ اپنے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق نہ چل رہی ہوں ان کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔

(ج) مذکورہ تحصیلوں میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی دستیاب فنڈز کے مطابق کی جاتی ہے اور فنڈز کی کمی یا عدم دستیابی کی صورت میں جن نہروں کا کام نہیں ہو پاتا اُن کا کام اگلے مالی سال میں کروایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں بھل صفائی نہ ہونے والی نہروں کے بارے میں یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں تحصیل بھیرہ کے اندر 14 راجباہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) کا بڑا interesting جواب دیا گیا ہے۔ جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ تحصیلوں میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ جن نہروں میں سلٹ کی مقدار بہت زیادہ ہو اور وہ اپنے منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق نہ چل رہی ہوں ان کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔ آپ ایک کام کرنے لگتے ہیں تو اُس کا ایک procedure ہوتا ہے تو تحصیل بھیرہ کی یہ جو 14 راجباہیں ہیں اور اس سے آگے تحصیل بھلوال کی جو راجباہیں ہیں اُن کی بھل صفائی کے اوپر کتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں اور اس کا کیا طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہمارے ہر کینال سسٹم کا ایک yard stick ہے، M&R کا ایک پورا سسٹم ہے تو ہم ہر سال نہروں کی مرمت کے لئے ہر سال پیسے دیتے ہیں۔ جب نہروں کی بندش ہوتی ہے اور ضرورت بھی ہوتی ہے وہاں پر نہروں کی بھل صفائی کرتے ہیں۔ اگر میرے بھائی کو کسی نہر کی صفائی کے حوالے سے اعتراض ہے تو ہمیں high light کر دیں ہم اُس کی صفائی کرا دیں گے۔ شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے طریق کار پوچھا ہے کہ اس کے SOP's کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے clear cut آپ کو بتایا ہے کہ طریق کار یہ ہے کہ جن نہروں کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے ہم اُن کی صفائی کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے طریق کار بالکل غلط بتایا ہے۔ مزید یہ کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے جن نہروں کی صفائی نہیں ہوتی اُنہیں اگلے سال میں ڈال دیا جاتا ہے۔ آج ہم 1988 یا 1992 میں نہیں بیٹھے ہوئے ہیں ہم 2020 میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ایک forecast آتی

ہے کہ next year heavy rains ہوں گی۔ ہماری آدھی راجباہیں کچی ہیں اور آدھی پکی ہیں۔ راجباہوں کے موگے اوپر نیچے ہو چکے ہیں تو اُن موگوں کی بحالی اور بھل صفائی کے لئے یہ حکومت ضلع سرگودھا کو کوئی فنڈز دیں گے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ ہر ڈویژن کی yard stick علیحدہ ہے ہم اُس حساب سے فنڈز دیتے ہیں۔ ان کے حلقے میں یا اوپر سرگودھا میں اگر کہیں پر water level down ہے یا موگا اونچا ہے تو یہ highlight کریں ہم ٹھیک کر دیں گے اور ہمارے پاس M&R میں پیسے موجود ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3692 محترمہ طٹیا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4143 جناب ممتاز علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام
ریسٹ ہاؤسز، بنگلے، کمروں کی تعداد اور ان کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*4143: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول کتنے ریسٹ ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز/بنگلوں کا رقبہ، کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ج) رحیم یار خان شہر میں موجود ریسٹ ہاؤس کس کس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس سے کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتی ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول 28 ریسٹ ہاؤسز و بنگلے، 18 آفیسر رہائشی عمارتیں اور 17 دفاتر ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رحیم یار خان شہر میں اس وقت ایک کینال ریسٹ ہاؤس موجود ہے، اس میں حکومتی شخصیات محکمہ آبپاشی و گورنمنٹ کے تمام اداروں کے آفیسران، ملازمین کے ساتھ ساتھ عام پاکستانی شیڈول کی ادائیگی کے مطابق رہائشی سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان کے ریسٹ ہاؤس اور بنگلوں کی تعداد 28 ہے تو یہ بتایا جائے کہ وہاں پر کتنے حکومتی لوگ رہائش پذیر ہوئے، محکمہ کو کتنی آمدنی ہوئی اور یہاں پر کتنے سویلین لوگ رہائش پذیر ہوئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! رحیم یار خان کے ریسٹ ہاؤسز اور بنگلوں کی کل تعداد اٹھائیس ہے ان میں سے ناقابل استعمال گیارہ ہیں، بالکل خستہ حال چار ہیں، زیر تعمیر پانچ ہیں اور آٹھ کی حالت درست ہے۔

جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے اپنے ضمنی سوال میں آمدنی کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ fresh question بنتا ہے۔ ان بنگلوں میں سرکاری ملازمین رہائش پذیر ہیں جو ہاؤس رینٹ دے رہے ہیں اور کوئی پرائیویٹ آدمی رہائش پذیر نہیں ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ عام سول لوگ بھی رہائش پذیر ہو سکتے ہیں مگر وہاں پر کوئی ایسی صورتحال نہیں ہے۔ وہ بنگلے اچھی location پر ہیں لیکن اُن کی حالت خستہ حال ہے۔ آپ اپنی حکومت میں ان ریسٹ ہاؤسز اور بنگلوں میں کیا تبدیلی لے کر آئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! تبدیلی یہ آئی ہے کہ جو بنگلے چالو حالت میں تھے وہ صرف VIP's کے لئے تھے اور اب ہمارا online system ہے ان بنگلوں کا رینٹ بھی مقرر ہے تو اگر کوئی عام آدمی بھی وہاں رہنا چاہے تو وہ payment کر کے ان بنگلوں میں رہ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! مزید میں اپنے بھائی کو یہ بات ضرور بتانا چاہوں گا کہ پچھلی حکومت میں جو کچھ ہوا ہے اُس کا گلہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دوستوں سے کریں، ہمارے ساتھ نہ کریں۔ شکریہ

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان شہر کے علاوہ جو ریسٹ ہاؤس ہیں وہ politically use ہو رہے ہیں جن کے میرے پاس proof بھی ہیں جو میں اپنے بھائی کو دے دوں گا۔ اگر انہوں نے سرکاری محکموں کے اندر بیٹھ کر politics کرنی ہے تو پھر ہم یہاں پر کس لئے ہیں ہم اس کے لئے آپ سے ضرور سوال کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! سوال 4351 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کی بھل صفائی کرانے سے متعلقہ تفصیلات

*4351: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کی بھل صفائی کا کام آخری مرتبہ کب کرایا گیا؟

(ب) بھل صفائی کس مقام سے کس مقام تک کرائی گئی اور کتنی لمبائی بنی؟

(ج) بھل صفائی کا ٹھیکہ کس فرم یا کمپنی کو کتنے میں دیا گیا اور یہ کام کتنے عرصہ میں مکمل ہوا؟

(د) عموماً اس نہر کی بھل صفائی کتنے عرصہ بعد کرائی جاتی ہے اور اب اس کی بھل صفائی کب تک کرانے کا ارادہ ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) صادق آباد شہر سے گزرنے والی آدم صحابہ ڈسٹی کی بھل صفائی کا کام جنوری 2017 میں کرایا گیا۔

(ب) بھل صفائی نہر کی بر.جی نمبری 52 تا 96 تک کرائی گئی جس کی لمبائی تقریباً 13.41 کلو میٹر بنتی ہے۔

(ج) بھل صفائی کا ٹھیکہ میسرز منظور احمد ٹھیکیدار کو مبلغ -/13,15,537 روپے میں دیا گیا۔ یہ کام پندرہ یوم میں مکمل ہوا۔

(د) نہروں کی بھل صفائی وسائل اور ضرورت کو مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ اس وقت اس نہر کی بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے جس وقت ضرورت پڑے گی اس وقت کرائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے صادق آباد کی نہروں کے بھل صفائی کے متعلق پوچھا تھا۔ محکمہ نے صرف ایک نہر کی بھل صفائی کا بتایا ہے۔

جناب سپیکر! صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کی بھل صفائی کا کام آخری مرتبہ کب کرایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! صادق آباد شہر سے گزرنے والی نہر کے بھل صفائی کے حوالے سے ہم نے detail دے دی ہے۔ معزز ممبر اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! صادق آباد کی نہر کے ساتھ لکی مائنر ہے، گُلر مائنر ہے، اڈوجا ہے اور انڈیل ہے۔ میرا پورا حلقہ ٹیل کے اوپر ہے وہاں پر جب پانی نہیں آ رہا ہوتا تو مجھے پتا ہے کہ بھل صفائی نہیں ہو رہی۔ 20 سال پہلے بھل صفائی ہوئی تھی یا 2017 میں بھل صفائی ہوئی ہے اور آپ نے جواب میں بتایا ہے کہ صرف نہر کی بھل صفائی ہوئی ہے۔ ان نہروں کی بھل صفائی کی جائے یا ان کی lining کر کے انہیں پکا کیا جائے تا کہ ہمارا ٹیل تک پانی پہنچے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہم اپنے بھائی کے اعتراض کو دور کر دیں گے لیکن صادق آباد نہر کی بھل صفائی 19-2018 میں ہوئی تھی اُس کی میں details دے دیتا ہوں اور اُس نہر سے 6 leads نکلتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جس نہر کی بھل صفائی کی ضرورت ہوتی ہے اُس کی ہم بھل صفائی کر دیتے ہیں اُس کے لئے فنڈز بھی available ہوتے ہیں۔ میرے معزز دوست کا سوال کرنے کا حق ہے یہ ضرور سوال کریں اور معاملے کو highlight ضرور کریں اس سے ہم سیکھیں گے۔ ہم نہیں کہتے ہیں کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہم پہلے ہی یہ کام کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! ابھی بارشوں میں ہمیں نقصان ہوا ہے۔ اگر ہمیں ٹائم پر پانی نہ ملے تو ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ صادق آباد برانچ سے جو links نکل رہی ہیں ان کی تمام ٹیلیں صرف ایک ایک کلومیٹر پکی ہوئی ہیں باقی ساری نہریں کچی ہیں۔ ان کی فی الفور بھل صفائی کی جائے یا ان تمام links کو پکا کیا جائے اور محکمہ کے لوگوں کو ذمہ داری دی جائے کہ ٹیل کے اوپر ہمیں پانی مہیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھل صفائی کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہم ensure کرتے ہیں کہ tail بھی پوری کریں گے اور بر وقت بھل صفائی بھی ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی
ری ماڈلنگ اور اپ گریڈیشن پر اٹھنے والی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*2919: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی ری ماڈلنگ اور اپ گریڈیشن کا منصوبہ کتنے عرصہ میں مکمل ہو گا اور کیا اس منصوبے کے لئے کوئی نجی ادارہ بھی معاونت کرے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

ڈی جی خان کینال کی بحالی کے لئے فزیبلٹی سٹڈی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کا فیصلہ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کرے گی کہ ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی rehabilitation یا remodeling کروانی ہے۔ یہ کمیٹی فزیبلٹی رپورٹ کو چیک کرے گی اور اس کمیٹی کی جانب سے جو بھی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔ منصوبے کے لئے کوئی نجی ادارہ ابھی تک معاونت نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اگست 2019 میں دیا تھا اور محکمہ کا جواب ہے کہ ڈی جی خان کینال کی بحالی کے لئے فزیبلٹی سٹڈی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کا فیصلہ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کرے گی کہ ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی rehabilitation یا remodeling کروانی ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ وضاحت چاہوں گی کہ وہاں پر اس وقت latest situation کیا ہے، کیا کمیٹی نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے یا نہیں کیا، اگر فیصلہ کر لیا ہے تو کمیٹی کی میٹنگ کس تاریخ کو ہوئی تھی، اگر فیصلہ نہیں کیا تو ابھی تک کمیٹی نے فیصلہ کیوں نہیں کیا اور اس سلسلہ میں کمیٹی کی کل کتنی میٹنگز ہو چکی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں پہلے بھی ڈی.جی خان کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دے چکا ہوں کہ اس کی فزیبلٹی پہلے بنی تھی۔ ہمیں چونکہ تونسہ بیراج پر 14000 cusecs allow نہیں تھا۔ اب دوبارہ اس کو نیسپاک دیکھ رہا ہے۔ یہ کنٹریکٹ نیسپاک کے پاس ہے۔ یہ 2021 میں فائنل ہو جائے گی اور جونہی فزیبلٹی آئے گی انشاءاللہ اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ یہ کام ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ذریعے ہو رہا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! انہوں نے 2021 کے حوالے سے جواب میں نہیں بتایا۔ انھوں نے صرف لکھا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی rehabilitation یا remodeling کروانی ہے۔ یہ کمیٹی فزیبلٹی رپورٹ کو چیک کرے گی اور اس کمیٹی کی جانب سے جو بھی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ اگر فیصلہ ہو گیا ہے تو کون سی تاریخ کو ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس کی فزیبلٹی پہلے بن چکی ہے جو نیسپاک نے بنائی ہے وہ 14000 cusecs پر ڈیزائن ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ یہ جہاں سے نکل رہی ہے وہ میرا حلقہ ہے اور وہاں میرا گھر ہے۔ ہمیں وہاں سے 11000 cusecs allow تھا اس حساب سے فزیبلٹی دوبارہ بن رہی ہے۔ 2021 میں یہ فائنل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3657 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ملکوال تا وجہیدی پل تک
حفاظتی بندوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3657: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکوال تا وجہیدی پل (تحصیل بھیرہ) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنائے گئے تھے؟

(ب) ان بندوں کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور ان بندوں کی اب تک کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران آنے والے سیلابوں میں یہ بند ٹوٹ گئے تھے جس سے تحصیل بھیرہ کی آبادی شدید متاثر ہوئی اور 5 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بندوں کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بندوں کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بند 1964 میں بنائے گئے تھے ان کو بنے تقریباً 56 سال ہو گئے ہیں۔ ان کی مرمت کا کام ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ تاہم پچھلے دس سالوں میں ان فلڈ بندوں پر تین دفعہ کام کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تاہم پچھلے پانچ سالوں میں ان بندوں پر مرمت کے جو کام کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

	مالی سال	نام ورک	لاگت روپے
1-	2014-15	ان بندوں پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔	
2-	2015-16	Repairing/ Strengthening فلڈ بند شاہ پور برانچ برجی نمبر 30+000 تا 35+000	14,57,078
3-	2016-17	ان بندوں پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔	
4-	2017-18	ان بندوں پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔	
5-	2018-19	1- Restoration فلڈ بند ویسٹرن فیڈر برجی نمبر 9+000 تا 10+000	27,78,450
		2- Repairing/ Strengthening فلڈ بند شاہ پور برانچ برجی نمبر 158+000 تا 166+500	21,82,775

(د) مذکورہ بالا فلڈ بندوں کی مرمت کا کام ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ملکوال تا وجہیدی پل (تحصیل بھیرہ) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنائے گئے تھے؟ یہ ایک flooded area ہے جو تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کے ایک end سے شروع ہو کر خوشاب تک جاتا ہے۔ یہ وہی علاقے ہیں جو آج کل شہ سرخیوں میں ہیں کہ جہاں پر بہت زیادہ بربادی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے پہلے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ pitching کا سیلاب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ میرے حلقے کے اندر تقریباً 30 کڑور روپے کے جو بند پچھلی حکومت میں بنائے گئے تھے اس میں ہم نے specially pitching کی تھی۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملکوال تا وجہیدی پل پر جو حفاظتی بند ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ان کی تعداد چار ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو چار کی تعداد بتائی ہے براہ مہربانی یہ ان کے نام بھی بتا دیں؟ 17-2016 اور 18-2017 میں تین نئے بند بنائے گئے تھے جو بھیرہ سے مشرق کی طرف تین کلومیٹر پر ہیں۔ آپ نے اس جواب میں لکھا ہے کہ ان بندوں پر کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ کیا آپ نے نئے بند بنائے ہیں یا پرانے بنے ہوئے ہیں اگر پرانے ہیں تو آپ نے ان کا کیا حال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ western feeder distributary ہے جس میں پہلے کی لمبائی ایک کلومیٹر ہے، دوسرے کی دو کلومیٹر، تیسرے کی اڑھائی کلومیٹر اور چوتھے کی تین کلومیٹر ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ یہاں flood level آٹھ لاکھ پانچ ہزار پر ڈیزائن ہوا ہے اور free board چھ فٹ ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق وہاں پانی لگا بھی ہے لیکن بند مضبوط ہیں اور کہیں سے break نہیں ہوئے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ بند break ہوا ہے؟ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آپ جو تین بند بتا رہے ہیں ان کا نام بتا دیں اور جو 18-2017 میں پچھلی حکومت میں جو بند بنائے گئے وہ کس جگہ پر بنائے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ یہ fresh question دے دیں ہم حاضر ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا ہر ضمنی سوال پر fresh question بنتا ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ میں جو سوال پوچھتا ہوں یہ کہتے ہیں کہ fresh question بنتا ہے۔ یہ خود تین ماہ کا کہہ رہے ہیں یا تو جواب نہیں دینا تھا اور اب کہتے ہیں کہ fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر! میرے چار سوالوں میں سے کیا ایک کا جواب بھی ملا ہے؟ مجھے تو ایک سوال کا جواب بھی نہیں ملا۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں کیونکہ ان کو جواب نہیں آنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب صہیب احمد ملک نے اپنا سوال نمبر 3658 نہیں پوچھا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: محکمہ آبپاشی کے دفاتر کی تعداد اور ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*4674: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں اور کس کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) اس ضلع کی کتنی زرعی اراضی کو نہری پانی، کن انہار / راجباہوں سے مل رہا ہے؟

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہ کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع راجن پور کینال ڈویژن راجن پور کے زیر انتظام دفاتر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ایگزیکٹیو انجینئر راجن پور کا دفتر راجن پور شہر میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ سب ڈویژنل آفیسر، تلائی سب ڈویژن اور سب ڈویژنل آفیسر، قادرہ سب ڈویژن کے دفاتر راجن پور شہر میں واقع ہیں۔ سب ڈویژنل آفیسر، جام پور، کینال سب ڈویژن کا آفس تحصیل جام پور میں واقع ہے جبکہ سب ڈویژنل آفیسر، حاجی پور سب ڈویژن، کا آفس فاضل پور ریسٹ ہاؤس کی حدود میں ہے اور ڈپٹی کلکٹر راجن پور کا آفس بھی ڈویژنل آفس

راجن پور میں واقع ہے۔ ضلع راجن پور، کینال ڈویژن کے زیر انتظام 273 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع کی 4,86,378 ایکڑ اراضی قابل کاشت رقبہ پر مشتمل ہے جو کہ 72 انہار / راجباہوں سے سیراب ہوتی ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہوں کا منظور شُدہ پانی 4237 کیوسک ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے:

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ضلع میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں اور کس کے زیر استعمال ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں تفصیل دی گئی کہ بہت سے ریسٹ ہاؤسز میں سے چار قابل استعمال ہیں جن میں سے دو پاک آرمی کے پاس، دو ہمارے پاس ہیں اور باقی کی عمارتیں کھنڈرات پر مشتمل ہیں۔

جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ جو اتنی بڑی تعداد میں عمارتیں کھنڈرات بنی ہوئی ہیں کیا ان کو قابل استعمال بنانے کے لئے آپ نے کوئی لائحہ عمل بنایا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہمارے جو ریسٹ ہاؤسز اس قابل ہیں کہ جو ٹھیک ہو سکتے ہیں انشاء اللہ ان کو ہم repair کر کے بحال کریں گے۔ اس کے علاوہ جو پچھلے دور میں کھنڈر بن گئے ہیں ان کو بحال کرنا تو مناسب نہیں ہے جو استعمال میں بھی نہیں آسکتے۔ وہ ریسٹ ہاؤسز جو استعمال میں آسکتے ہیں ان کو بحال کیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! دو تین کنال پر مشتمل بڑی بڑی سرکاری عمارتیں جو کھنڈرات بنی ہوئی ہیں۔ اس میں جس کی بھی غلطی تھی کیا ان کو maintain کرنا اب آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ کی حکومت ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ کا ارادہ ہی نہیں کہ ان کو maintain کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وہ عمارتیں جو کھنڈرات بنی ہوئی ہیں کیا یہ ان کو maintain کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! محترمہ جو کہہ رہی ہیں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ جن عمارتوں کی ہم repair کر سکتے ہیں وہ کریں گے اور جو اس قابل ہیں ان کی repair کریں گے ورنہ جو عمارتیں خطرناک ہیں ان کو demolish کر دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! خطرناک عمارتوں کو demolish کرنے کے بعد رقبہ کہاں جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! رقبہ گورنمنٹ کا ہے گورنمنٹ کے پاس ہی رہے گا۔ ان رقبوں کے لئے اور لائحہ عمل تیار کریں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا جز (ج) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ راجباہوں اور انہار کی بھل صفائی کس سسٹم کے تحت کی جاتی ہے؟ کیا اس کے لئے ٹھیکے دیئے جاتے ہیں اگر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں تو کیا ان ٹھیکیداروں کی نگرانی کی جاتی ہے کہ وہ بھل صفائی کے دوران کتنی مٹی اور کتنی ریت اُٹھا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! بھل صفائی سے پہلے ہر راجباہ اور نہر کا لیول کیا جاتا ہے اور اس کام کے لئے ہماری third party موجود ہوتی ہے۔ وہ اس کے ڈرافٹ کو vet کرتی ہے اور اس کے بعد contract ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ اس کو vet کیا جاتا ہے۔ یہ پورا process ہوتا ہے اس کے بعد ٹھیکیدار کو payment ہوتی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے شہر سے جو نہر گزر رہی ہیں اس میں سے اتنی زیادہ مٹی اٹھا لی گئی تھی کہ بعد میں بے چارے دو بھائی اس نہر میں ڈوب گئے۔ کیا آپ مٹی اٹھانے والوں کو bid card دیتے ہیں، کیا اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے اتنے بڑے گڑھے بنا دیئے تھے جس کی وجہ سے دو بچے ڈوب گئے۔ کیا ایسا کوئی سسٹم ہے کہ bidding کرنے کے بعد اُن کی نگرانی کی جاتی ہو؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ بڑی افسوس ناک بات ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن پورے پنجاب میں ایک کینال سسٹم موجود ہے۔ اس کی نگرانی ہم بھی کرتے ہیں لیکن دوسرا ادارہ بھی کرتا ہے لیکن ہم نے اپنے level کو maintain رکھنا ہوتا ہے کیونکہ ٹیل تک پانی پہنچانا ہوتا ہے۔ دریا بھی چل رہا ہے لیکن ہماری requirement کے مطابق ہی سب کچھ کیا جاتا ہے۔ ہمیں بچوں کے ڈوبنے کا افسوس ہے لیکن ہم نے اپنا level maintain رکھنا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4985 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لوئر باری دوآب نہر کی بہتری و کشادگی کے لئے خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4985: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لوئر باری دوآب نہر کی بہتری وکشادگی اور remodeling پر سال 2015 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے سال وار تفصیل دی جائے اور اس وقت اس نہر میں کتنے کیوسک پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ب) اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو کتنے کیوسک پانی فراہم ہو رہا ہے اور پہلے کتنا پانی فراہم کیا جاتا تھا؟

(ج) اس نہر سے ان دو اضلاع کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے، فی ایکڑ کتنے منٹ پانی کس شرح یا طریق کار کے تحت فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان اضلاع میں فی ایکڑ پانی جو فراہم کیا جاتا ہے وہ بہت کم ہے اس میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) لوئر باری دوآب نہر کی بہتری وکشادگی اور remodeling پر سال 2015 سے آج تک جتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ اس نہر میں 8550 کیوسک پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو 6330 کیوسک پانی فراہم کیا جارہا ہے اور اتنا ہی پانی پہلے فراہم کیا جاتا تھا۔

(ج) اس نہر سے ضلع ساہیوال اور خانیوال کا کُل رقبہ 13,10,894 ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے۔ پانی کی فی ایکڑ فراہمی علاقہ کے مقرر کردہ واٹر الاؤنس (3.33 اور 3.00 کیوسک فی 1000 ایکڑ) کے تحت کی جاتی ہے اور کسی بھی علاقے کا واٹر الاؤنس کا تعین درج ذیل عناصر کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

1۔ سالانہ اوسط بارش 2۔ مٹی کی قسم

3۔ درجہ حرارت 4۔ زیر زمین پانی کی سطح اور قسم (میٹھا اور کھارا)

5۔ علاقے میں کاشت کی جانے والی فصل 6۔ نہری نظام کی قسم (ششماہی یا غیر ششماہی)

(د) ضلع ساہیوال اور خانیوال کے تمام رقبہ جات کو مقرر کردہ واٹر الاؤنس (3.33 اور 3.00 کیوسک فی 1000 ایکڑ) کے مطابق پانی فراہم کیا جارہا ہے جو کہ ضرورت کے عین مطابق ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ "لوئر باری دوآب نہر کی بہتری و کشادگی اور remodeling پر سال 2015 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے سال وار تفصیل دی جائے اور اس وقت اس نہر میں کتنے کیوسک پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو کتنے کیوسک پانی فراہم ہو رہا ہے اور پہلے کتنا پانی فراہم کیا جاتا تھا؟"

جناب سپیکر! میں آپ سے ڈرتے ہوئے ضمنی سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ نے پھر میرے ضمنی سوال گننے شروع کر دیئے ہیں اس لئے میں نے جز (الف اور ب) کو اکٹھا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ غور فرمائیں تو یہ بڑا اہم سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے محکمہ کی طرف سے دیئے جانے والے جواب میں بتایا ہے کہ 16-2015 سے لے کر 20-2019 تک 10688 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 10688 ملین کتنے ارب روپے بنتے ہیں؟ پہلے بھی یہ لوئر باری دوآب نہر 8300 سے 8500 کیوسک پانی پر چل رہی تھی جبکہ 10688 ملین کی رقم خرچ ہونے کے بعد بھی اتنا ہی پانی دیا جارہا ہے پھر یہ remodeling کس مقصد کے لئے کی گئی تھی لہٰذا بتایا جائے کہ remodeling کے بعد اس نہر کا پانی کب تک بڑھا دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس پراجیکٹ کے مختلف component تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس نہر کی rehabilitation کے لئے کہا گیا تھا کہ 201 کلومیٹر لمبی کینال کے کناروں کی مضبوطی ہو کیونکہ اس کے کنارے کمزور تھے۔ اس کے علاوہ 65 سٹرکچر بہت پرانے تھے جن کو ٹھیک کیا گیا تھا جبکہ پرانے 73 سٹرکچر کی بہتری بھی شامل تھی۔ 235 راجباہوں کو 2084 کلومیٹر لمبائی میں بہتر کیا گیا تھا اور مختلف components پر پیسا لگایا گیا تھا کیونکہ یہ بہت پرانی سکیم ہے۔

جناب سپیکر! اگر میرے بھائی ناراض نہ ہوں تو میں بتاتا ہوں کیونکہ میرے بھائی جلدی ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمارے دَور کی سکیم نہیں بلکہ ان کے اپنے دَور کی ہے۔ آپ نے خود ہی فزیبلٹی بنوائی تھی اور پیسے بھی خود ہی خرچ کئے تھے لیکن آپ حساب ہم سے مانگ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! دوسرا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کے بعد تو ویسے ہی گراؤنڈ خالی ہے اور بس میرا ہی سوال ہے اس لئے مجھے تفصیل سے پوچھ لینے دیں۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جواب دیا ہے لیکن مہربانی فرما کر اس کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے کہ اُن کے دَور میں کیا ہوا یا فلاں کے دَور میں کیا ہوا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال تو کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہی بات کر رہا ہوں۔ جب انہوں نے بات کی تو آپ نے اُن کو نہیں کہا کہ مضحکہ خیز جواب نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے 10688 ملین کے حوالے سے پوچھا تھا لیکن اگر اِن کو ضرب تقسیم نہیں آتی تو میں خود بتا دیتا ہوں۔ یہ 10۔ ارب 68 کروڑ 80 لاکھ روپے رقم بنتی ہے اور یہ taxpayers کا پیسا تھا جو اس مد میں خرچ ہوا ہے۔ انہوں نے راجباہوں کے کناروں کے متعلق بتایا ہے لیکن وہ اس لئے مضبوط کئے گئے تھے کیونکہ اس لوئر باری دوآب نہر کا 8300 سے 8500 کیوسک پانی 10 ہزار کیوسک پر جانا تھا۔ ہم نے زمینداروں کسانوں کے لئے یہ initiative لیا تھا اور اپنا منصوبہ مکمل کر لیا تھا لیکن آج بھی اتنا ہی پانی ہے تو ان کی یہ نااہلی ہے۔ یہ بتائیں کہ اِن کی یہ نااہلی کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اُس نہر کا دس ہزار کیوسک پر پانی جانا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس کے دس کنٹریکٹ تھے جن میں بلوکی بیراج کی rehabilitation تھی جو 2 لاکھ 20 ہزار کیوسک پر تھا اور اس کا ڈیزائن 3 لاکھ 80 ہزار کیوسک پر ہوا تھا جس کے آٹھ component مکمل ہو چکے ہیں اور دو باقی ہیں جو انشاءاللہ جلد مکمل کر لئے جائیں۔ جب وہ مکمل ہوں گے تو اِن کا پانی پورا ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ یہ پانی پورا ہو جائے گا۔ جناب محمد ارشد ملک! اب آپ آخری سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اِن کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو اگلا پوائنٹ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ اس نہر سے ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کو کتنے کیوسک پانی فراہم ہو رہا ہے اور پہلے کتنا پانی فراہم کیا جاتا تھا؟

جناب سپیکر! اسی طرح جز (ج) میں پوچھا تھا کہ اس نہر سے ان دو اضلاع کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے، فی ایکڑ کتنے منٹ پانی کس شرح یا طریق کار کے تحت فراہم کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! ان کی طرف سے آنے والا جواب آپ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ اس نہر سے ضلع ساہیوال اور خانیوال کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے۔ پانی کی فی ایکڑ فراہمی علاقہ کے مقرر کردہ واٹر الاؤنس (3.33 اور 3.00 کیوسک فی 1000 ایکڑ) کے تحت کی جاتی ہے اور جواب میں علاقے کا جو واٹر الاؤنس ہے اس کے لئے شرائط میں سالانہ اوسط، مٹی کی قسم، درجہ حرارت، زیر زمین پانی کی سطح اور قسم (میٹھا اور کھارا)، علاقے میں کاشت کی جانے والی فصلیں اور نہری نظام کی قسم وغیرہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ جو 9.L section ہے جو کھارے پانی والا اور کڑوے پانی والا section ہے اس میں یہ 3.33 اور 3.00 والی شرح وہاں پر نہیں لگتی۔

جناب سپیکر! یہ میرے بالکل ساتھ adjacent ہے کمہاری والا سیکشن جس کی شرح 5.50 کیوسک ہے جہاں brackish water ہوتا ہے جیسے میرے علاقے میں 106/9-L, 107/9-L,108/9-L تو یہ جو 9-L کی بیلٹ ہے 110/9-L,110/9-L,111/9-L, 112/9-L اور 113/9-L اور اسی طرح 5-L کے 78/5-L,79/5-L اور 80/5-L کے علاقوں میں brackish water ہے جہاں پر انہوں نے جو فارمولا لگایا ہے یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ اس غلط فارمولے کے تحت میرے ضلع کے کسانوں اور زمینداروں کو نقصان پہنچا رہے ہیں کیونکہ وہ تو بے چارے پانی کے پیاسے ہیں اور ان کی فصلیں برباد ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس لئے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ according to the rules of the department کب تک فارمولا لگا دیں گے۔ جہاں پر کڑوا پانی ہو گا یا کھارا پانی ہو گا تو 5-L اور 9-L والے چکوک میں کب تک یہ فارمولا revise کر کے لگا دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کو یہ ضرور کہوں گا کہ جو واٹر الاؤنس پنجاب میں allow ہے اس حساب سے لگایا جاتا ہے اور پرانا واٹر الاؤنس لاگو ہے جبکہ further میں آپ کی اتنی بات ضرور ماننے کے لئے تیار ہوں کہ جتنی آبادیاں آئی ہیں اور آگے ہم جو ڈیم بنانے جا رہے ہیں تو اگر پانی وافر ہوا تو حکومت پوری کوشش کرے گی کہ واٹر الاؤنس جو آپ بتا رہے ہیں، اگر ہمارا پانی اضافی آجاتا ہے تو واٹر الاؤنس تو نہیں بڑھ سکتا البتہ اس کی شرح adjust ضرور ہو سکتی ہے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے اپنا سوال تو پورا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ کے تین ضمنی سوال بڑی تفصیل کے ساتھ ہو چکے ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 5048 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور آج کے تمام سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان: سکارپ واٹر پمپس کے چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3692: **محترمہ طحیا نون:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا رحیم یار خان میں سکارپ کے واٹر پمپس فنکشنل ہیں تو کتنی کیپسٹی میں ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

سکارپ-VI سیلائن زون رحیم یار خان میں 514 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں جو کہ مکمل طور پر تمام فنکشنل / چالو حالت میں ہیں اور ان کی موجودہ استعداد (Efficiency) 96 فیصد ہے اور ان کا کل ڈسچارج 1083 کیوسک ہے۔

تحصیل بھیرہ و بھلوال میں محکمہ آبپاشی

کے دفاتر کی تعداد اور مشینری کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3658: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (ضلع سرگودھا) میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان تحصیلوں میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنرز ہیں؟

(ج) ان تحصیلوں میں کتنا بجٹ مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا؟

(د) ان تحصیلوں میں محکمہ ہذا کی کتنی مشینری ہے کتنی درست حالت میں اور کتنی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناکارہ مشینری کی فروخت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان تحصیلوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال (ضلع سرگودھا) میں محکمہ آبپاشی شاہ پور ڈویژن کا ایک دفتر، رسول ڈویژن کا ایک دفتر اور ایکسیئن اریگیشن ورکشاپ بھلوال کا دفتر ہے۔

(ب) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں انہار، راجباہ، مائنر کی تفصیل درج ذیل ہیں:

شاہ پور ڈویژن ایل جے سی

نمبر شمار	نام نہر	نمبر شمار	نام نہر
1-	شاہپور برانچ	2-	ویسٹرن فیڈر راجباہ
3-	ایسٹرن فیڈر مائنر	4-	ودھن مائنر
5-	بھیرہ مائنر	6-	لوئر جہان خان مائنر
7-	راکھ میانی راجباہ	8-	جیون وال راجباہ
9-	وجھی راجباہ	10-	اعوان راجباہ
11-	ڈیوس راجباہ	12-	پنڈی کوٹ راجباہ
13-	علی پور مائنر	14-	ٹھٹھی ولانہ سب مائنر
15-	چک قاضی راجباہ	16-	خان محمد والا راجباہ
17-	کوٹ ممیانہ راجباہ	18-	چک مصراں راجباہ
19-	رانی واہ راجباہ	20-	فتح خان مائنر
21-	نور پور سب مائنر	22-	ڈنگہ سب مائنر
23-	شیر والا سب مائنر	24-	ڈھل راجباہ
25-	خدا بخش راجباہ	26-	نبہ راجباہ
27-	سڈا مائنر		

رسول ڈویژن ایل جے سی

نمبر شمار	نام نہر	نمبر شمار	نام نہر
1-	کلیان پور مائنر	2-	پکھووال ڈسٹی
3-	مونہ ڈسٹی	4-	جسپال ڈسٹی
5-	چبہ ڈسٹی	6-	نبی شاہ مائنر

7-	فتح پور ڈسٹی	8-	سنگھرہ ڈسٹی
9-	رتوکالا ڈسٹی	10-	کوٹ حاکم خان مائنر
11-	ہاتھی ونڈ سب مائنر	12-	دھوری ڈسٹی
13-	یار محمد ڈسٹی	14-	مٹھہ لک ڈسٹی
15-	بیری والہ ڈسٹی	16-	سالم ڈسٹی

کڑانہ ڈویژن ایل جے سی

1- دیووال راجباہ

(ج) ان تحصیلوں میں مالی سال 19-2018 میں فراہم کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شاہ پور ڈویژن ایل جے سی	1.608 ملین روپے
رسول ڈویژن ایل جے سی	8.022 ملین روپے
کڑانہ ڈویژن ایل جے سی	21.703 ملین روپے
ایکسیئن ورکشاپ ڈویژن بھلوال	78.15 ملین روپے
میزان	109.483 ملین روپے

(د) ان تحصیلوں میں محکمہ انہار کی ایک لوڈر اور ایک لنک بیلٹ کرین ہے جو کہ ورکنگ حالت میں ہے جبکہ دو ناکارہ گاڑیاں موجود ہیں۔

(ہ) ناکارہ گاڑیوں کی نیلامی کا پراسس محکمہ ہذا کی پالیسی کے مطابق جاری ہے۔

(و) تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں محکمہ ہذا کی مندرجہ ذیل 55 عدد اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	کینال ڈویژن	تعداد خالی اسامی
1-	شاہ پور ڈویژن ایل جے سی	کینال پٹواری 23
		بیلدار 11
2-	رسول ڈویژن ایل جے سی	کینال پٹواری 12
		اے وی سی 2
		نائب قاصد 2
		بیلدار 5
	کُل میزان	55 عدد

تحصیل میاں چنوں میں انہار اور راجباہوں کے نام
منظور شدہ پانی نیز نہر 15 ایل و راجباہ 8 بی آر میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*5048: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل میاں چنوں میں کون کون انہار اور راجباہ سے زمینوں کو پانی فراہم ہوتا ہے ان انہار، راجباہ کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اس وقت ان میں کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟

(ب) نہر 15 ایل اور راجباہ 8-بی- آر کا پانی کتنا کتنا ہے اس وقت ان میں کتنا چھوڑا جا رہا ہے ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے کیا یہ سالانہ انہار اور راجباہ ہیں اگر سالانہ ہیں تو پھر ان میں کتنے دن پانی فراہم نہیں کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت راجباہ 8-بی آر اور 15 ایل نہر میں پانی پورا منظور شدہ چھوڑنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تحصیل میاں چنوں کے رقبہ جات کو جو انہار اور راجباہ جزوی طور پر پانی فراہم کرتی ہیں اور اُن کے منظور شُدہ پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ان انہار اور راجباہ کو منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق پانی دیا جا رہا ہے۔

(ب) پندرہ ایل ڈسٹی کا ڈسچارج 465.60 کیوسک ہے اور آٹھ بی آر ڈسٹی کا ڈسچارج 22.50 کیوسک ہے۔ ان دونوں نہروں کو منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ پندرہ ایل ڈسٹی سے 60,501 ایکڑ اور آٹھ بی آر ڈسٹی سے 6094 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ یہ دونوں نہریں سالانہ ہیں اور سالانہ بندی (29- دسمبر تا 15- جنوری) یا Rotational Programme کے دوران یہ نہریں بند رہتی ہیں۔

(ج) آٹھ بی آر ڈسٹی اور پندرہ ایل ڈسٹی منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال: محکمہ آبپاشی کو سال20-2019 میں بھل صفائی کے لئے فراہم کردہ رقم اوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1077: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ آبپاشی نے سال20-2019 میں بھل صفائی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی کتنی رقم بھل صفائی پر خرچ ہوئی اس رقم سے کتنے فیصد بھل صفائی ہو سکی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔198 کی نہروں کی بھل صفائی کے لئے کتنی رقم رکھی جاتی ہے کیا اس رقم سے تمام نہروں کی بھل صفائی کا کام تسلی بخش ہو جاتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں مالی سال19-2018 میں بھل صفائی کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی لہذا اس سال کوئی بھل صفائی نہ کروائی گئی۔

مالی سال20-2019 میں بھل صفائی کے لئے کل-/3292774روپے مختص کئے گئے اور رقم سے 8نہروں L-9ڈسٹی، R-6ڈسٹی، L-11ڈسٹی، وہاب ڈسٹی، L-14ڈسٹی، 6R2/Lمائنر، 5L1/Rمائنر، اور 12L1/Rمائنر کی بھل صفائی کروائی جاچکی ہے کیونکہ درج بالانہریں پانی کے بہاؤ کے حوالے سے شدید مشکلات سے دوچار تھیں۔ درج بالا ان نہروں کا کام ان کے تخمینہ جات کے مطابق 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ ان نہروں کی بھل صفائی کے بعد اب ان نہروں میں پانی کے بہاؤ میں کوئی مسئلہ نہ ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔198 کی نہروں کی بھل صفائی کے لئے کوئی رقم نہ رکھی گئی۔ اور نہ ہی بھل صفائی کی گئی کیونکہ حلقہ پی پی۔198 کی نہروں میں پانی کے بہاؤ سے متعلقہ کوئی مسئلہ نہ ہے۔ مالی سال20-2019 میں بھل صفائی صرف ان نہروں کی گئی ہے جو کہ شدید مسائل سے دوچار تھیں۔

محکمہ آبپاشی ساہیوال کی ملکیتی زمین پر ناجائز قابضین کے قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

1104: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کی تفصیل فراہم کریں نیز مذکورہ زمین اس وقت کس کس فرد و محکمہ کے زیر استعمال ہے اس سے محکمہ کو کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ان کے نام اور اراضی کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان قابضین سے اراضی واگزار کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے نیز یہ کہ اراضی واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں اور ناجائز قابضین کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے سال 19-2018 اور 2020 میں محکمہ انہار کی کتنی اراضی واگزار کروائی گئی اور مزید کتنی اراضی پر قبضہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں LBDC نہر سے ملحقہ پٹی (سٹرپ) کا کل رقبہ 789 ایکڑ ہے اور ریسٹ ہاؤس کا کل رقبہ 355.44 ایکڑ ہے۔ LBDC نہر سے ملحقہ پٹی کے کل رقبہ 789 ایکڑ میں سے 56 ایکڑ پر ناجائز قابضین کا قبضہ ہے جنہوں نے معزز عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے۔ ریسٹ ہاؤس کے کل رقبہ میں سے 71.54 ایکڑ محکمہ کے پاس ہے اور 283.66 ایکڑ ڈسٹرکٹ پرائیویٹائیزیشن بورڈ کو نیلامی کے لئے دے رکھا ہے کیونکہ محکمہ نے کسی رقبہ کو خود آکشن یا پٹہ پر نہ دیا ہے اس لئے محکمہ کو کوئی آمدنی نہیں ہو رہی۔

(ب) ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ ملحقہ زمین پر کوئی قبضہ نہ ہے۔LBDC نہر سے ملحقہ پٹی (سٹرپ) کا کل رقبہ 789 ایکڑ میں سے 56 ایکڑ اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. LBDC برجی نمبر L/412-405 کے پندرہ ایکڑ رقبہ پر مسمی محمد نواز قابض ہے اور اس زمین پر معزز سول جج سردار محمد نوید نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔
2. LBDC برجی نمبر 409-407 کے پانچ ایکڑ رقبہ پر مسمی عمران جاوید موضع ہڑپہ سٹیشن قابض ہے اور اس زمین پر معزز سول جج سردار محمد نوید نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔
3. LBDC برجی نمبر L/520-496 کے 7 ایکڑ رقبہ پر مسمی وحید حسین چک نمبر R7/114 قابض ہے اور اس زمین پر معزز عدالت عالیہ جناب جسٹس ارسال حسن سید صاحب نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔
4. LBDC برجی نمبر R/462-450 کے 14 ایکڑ رقبہ پر مسمی منیر احمد چک نمبر R7/109 قابض ہے اور اس زمین پر معزز عدالت عالیہ جناب جسٹس چوہدری محمد اقبال نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے کیس زیر سماعت ہے۔

(ج) ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے محکمہ قانونی کاروائی کر رہا ہے اور حکم امتناعی ختم کروانے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ مزید برآں ناجائز قابضین پر سالانہ وار تاوان عائد کیا جارہا ہے۔ سال 19-2018 اور 20-2019 میں تقریباً 700 ایکڑ رقبہ واگزار کروایا گیا ہے۔ ضلع ساہیوال میں مزید کسی رقبہ پر قبضہ نہ ہوا ہے۔

ضلع بہاولنگر میں موجود انہار، راجباہ، مائنز کی تعداد، منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

1107: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر میں کون کون سی انہار، راجباہ، مائنز ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا کتنا ہے؟

(ب) نہر ون۔ آر اور مائنر ون۔ ایل پر کون کون ملازمین کب سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) اس نہر اور مائنرز پر کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں کس کس منصوبہ پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) مائنر ون۔ ایل میں کتنے موگہ جات ہیں یہ کن کن چکوک کو پانی فراہم کرتے ہیں چک نمبر 10۔ ون آر آرائیاں والا کو کون کون سے موگہ جات سے پانی فراہم کیا جا رہا ہے کیا اس چک کے تمام موگہ جات کو پانی فراہم ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ چک 10۔ ون آر کے شروع میں واقع موگہ جات کو پانی فراہم ہو رہا ہے اور ہیڈ پر واقع موگہ نمبر 5 کو پانی نہیں مل رہا ہے اس کی بڑی وجہ اوور سیئر ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع بہاولنگر میں بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر کی انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سب انجینئرنگ شاہد افتخار 21.08.2020 سے اب تک تعینات ہے۔ عملہ شارٹ ہونے کی وجہ سے بیلدار، میٹ تعینات نہ ہے۔

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 میں اس نہر پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) اس نہر پر چھ عدد موگہ جات ہیں اور یہ چک نمبر R1/10 اور چک نمبر R1/12 کو پانی فراہم کرتے ہیں نیز چک نمبر R1/10 کو موگہ نمبر R1/42، R1/41، L/10900/2، TL/1L/1R/3R/14200 سیراب کرتے ہیں اور اس چک کے تمام موگہ جات کو حق کے مطابق پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ چک نمبر R1/10 کے شروع میں واقع موگہ جات کو پانی فراہم ہو رہا ہے اور موگہ نمبر 5 کو بھی اس کے حق کے مطابق پانی مل رہا ہے نیز اوور سیئر کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

بہاولنگر: محکمہ آبپاشی کو فراہم کردہ
رقم اور ترقیاتی منصوبہ جات و تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

1108: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر کو مالی سال 20-2019 میں مدوار کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس ضلع میں اس مالی سال کے دوران جو جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے یا شروع کئے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے ایس ڈی او اور اوورسیئر کتنے کتنے عرصہ سے اس ضلع میں کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(د) کتنے اور کون کون سے اوورسیئر حکومتی پالیسی کے برعکس اس ضلع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ہ) کس کس اوورسیئر کے خلاف اس وقت کہاں کہاں کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر کو مالی سال 20-2019 میں جاری شدہ پانچ ترقیاتی سکیموں کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے مبلغ 380.110 ملین روپے اور تعمیر و مرمت کے لئے مبلغ 77.11 ملین روپے جاری کئے تھے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع بہاولنگر میں مالی سال 20-2019 میں کوئی نئی ترقیاتی سکیم شروع نہ ہوئی اور نہ ہی پہلے سے جاری شدہ ترقیاتی سکیم مکمل ہوئی تاہم پہلے سے جاری شدہ پانچ ترقیاتی سکیموں کا تخمینہ لاگت و کل خرچ شدہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایس ڈی اوز اور اوورسیئر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کوئی بھی اوورسیئر اس ضلع میں حکومتی پالیسی کے برعکس کام نہیں کر رہا ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب تنویر اسلم ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب تنویر اسلم ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا صرف ایک منٹ لوں گا۔ میری گزارش ہے کہ حالیہ برسات کے دوران ضلع چکوال میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں اور ضلع چکوال کی تقریباً تمام تحصیلوں میں ایک بار نہیں بلکہ دو تین بار سیلابی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ لوگوں کے گھروں تک 10، 10 اور 12، 12 فٹ پانی آیا ہے جبکہ تاجروں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے سپیکر جناب پرویز الٰہی کا حلقہ بھی چونکہ چکوال میں ہی ہے اور وہ ان ساری باتوں سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص تحصیل کلر کہار کے ایریا نور پور میں 10، 10 اور 12، 12 فٹ پانی آیا ہے جس سے تاجروں کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے حکومت سے یہی گزارش ہو گی کہ چکوال کے ان نقصانات کو دیکھتے ہوئے چکوال کو آفت زدہ ضلع قرار دیا جائے اور لوگوں کی مدد کی جائے کیونکہ وہاں کے غریب لوگ بہت پریشان ہیں جو کہ حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: معزز ممبر کی بڑی جائز بات ہے تمام متعلقہ محکمے مکمل سروے کر کے متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں اور آج کا پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 جناب سمیع اللہ خان کا ہے جو کہ پڑھا جا چکا تھا جس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے گزارش ہو گی کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرما لیا جائے کیونکہ last time جب یہ توجہ دلاؤ نوٹس take up ہوا تھا تو فیصلہ ہوا تھا کہ میں نے متعلقہ پولیس اور

سینئر آفیسرز کو بلا کر جناب سمیع اللہ خان کو بریفنگ دینی ہے۔ آج ہم نے وہ بریفنگ دینی تھی لیکن ہم نے categorically پولیس والوں کو پندرہ دن کا وقت دیا ہے اور آپ سے پندرہ دن کے بعد اس پر progress لیں گے تاکہ پھر اس کے بعد اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ ہم already اس پر کام کر رہے ہیں اور محرک اس سے مطمئن ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کرتے ہیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 615/20 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جائے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ جب ایک توجہ دلاؤ نوٹس آتا ہے تو اس کے لئے ہمیں بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ رپورٹ مانگتے ہیں لیکن رپورٹ کے ساتھ یہ طے شدہ اصول ہے کہ ہمارے آفیسرز بھی وہاں سے اسمبلی میں آتے ہیں تو جب آفیسرز بھی آئے ہوں، سٹاف بھی سارا ہو تو توجہ دلاؤ نوٹس دینے والوں کو کم از کم یہ چاہئے کہ وہ present ہوں کیونکہ آج اگر سارے آفیسرز وہاں سے آئے ہیں۔ اگر آپ توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرمائیں گے تو دوبارہ ان آفیسرز کو اسمبلی آنا پڑے گا اس لئے یا تو آفیسرز کو exempt کر دیں اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرما لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 617/20 سید علی حیدر گیلانی کا ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

مظفرگڑھ: تحصیل جتوئی کے پندرہ سالہ زین العابدین کا قتل

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل جتوئی کے نواحی علاقہ بستی اللہ بخش کے رہائشی پندرہ سالہ زین العابدین کو تین دوستوں نے دس محرم الحرام کے دن مچھلی کھلانے کے بہانے جنگل میں لے جا کر بدفعلی کا نشانہ بنایا۔ مزاحمت پر بچے کی پشت پر گولی مار دی گئی جو کہ اب نشتر ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت نیز اس میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس واقعہ کی مکمل تفتیش سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! میں اس میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ یہ کوئی پہلا واقعہ مظفر گڑھ، ملتان اور ڈی جی خان میں پیش نہیں آیا بلکہ اس قسم کے متعدد واقعات پہلے پیش آ چکے ہیں جبکہ وہاں کی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور پولیس کے high officials کے نوٹس میں ہمارے ضلع مظفر گڑھ کے منتخب ممبران لائے اور کہا کہ آپ اس پر ایکشن لیں۔ وہاں کے متعلقہ ڈی پی او مظفر گڑھ سے محترمہ حنا ربانی کھر نے personally اس matter پر جا کر discuss کیا لیکن انہوں نے قومی اسمبلی میں جو رپورٹ اس واقعہ کی پیش کی میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل satisfied نہیں تھی۔ میری گزارش وزیر قانون سے ہوگی کہ اس پر کوئی ایکشن لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا ہے۔

(ب) جی، ہاں مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس بابت مقدمہ نمبر 194/20 مورخہ 3- اگست 2020 بجرم 34-367,324,377,511 تھانہ میر ہزار ضلع مظفر گڑھ میں درج ہو چکا ہے۔ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مندرجہ ذیل تین کس ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے اور تینوں ملزمان بریمانڈ جسمانی ہیں۔ ملزمان کے نام محمد امین عرف مینا، محمد شفقت عرف ڈبری اور تیسرے ملزم کا نام محمد عمر ولد سیف ہے۔ ملزمان جس موٹر سائیکل پر بچے کو بٹھا کر لے گئے تھے وہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے ہم نے رجوع کیا ہوا ہے اور جو victim ہے اس کا بیان 161 کے تحت درج کر کے انشاء اللہ اس کی میرٹ پر تفتیش کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 458/20 ربیعہ نصرت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 466/20 جناب صہیب احمد ملک کی ہے۔ جی، اس پڑھیں!

ضلع سرگودھا کے موضع جاوا

کے سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 24۔ اگست 2020 کی خبر کے مطابق تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے درمیان سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ زیر آب، لاکھوں کا نقصان۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا موضع چاوا کے قریب سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ زیر آب آ گیا جس سے دھان، مکئی اور سبز چارہ کی کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ جن میں مختلف موضع جات پانی میں ڈوب گئے۔ سالم، دیوال، پنڈی کہوٹ، کوٹ حاکم خان کالونی، نبی شاہ بالا، علی پور نون، تھلیاں کالونی دونوں طرف، خان محمد والا، ہاتھی ونڈ، جہان پور، دھوری، مہر کالونی نزد ہاتھی ونڈ، خواجہ صلہ، جناح کالونی اور ڈیرہ جات سمیت اس سے ملحقہ بستیوں میں تین سے چار فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہونے سے لاکھوں روپے کا گھریلو سامان تباہ ہو گیا۔ رابطہ سڑکیں پانی میں ڈوب گئیں۔ گزشتہ روز ہونے والی تباہ کن بارش سے پہلے ہی نشیبی علاقے پانی میں ڈوب گئے تھے اور ان آبادیوں کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ نکاسی آب کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے گھر تباہ ہو رہے ہیں۔ سیم نالہ میں شگاف پڑنے سے تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے ملحقہ آبادیوں میں نکاسی آب نہ ہونے کی وجہ سے شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک نے جو issue اٹھایا ہے وہ نہایت ہی اہم ہے۔ اس سال وہاں پر بارشیں unprecedented ہوئی ہیں۔ وہاں پر ہمارا ڈرینج سسٹم فلڈ ڈرین نہیں ہے بلکہ وہ ایک نارمل ہے جو soil surface level کو ڈرین کرنے کے لئے ہوتا ہے جس کی design capacity four cusec per square mile ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر جو بارشیں ہوئی ہیں وہ تحصیل بھلوال میں 247.6 mm اور تحصیل بھیرہ میں 371.5 mm ہوئی ہے جو unprecedented ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ surface کے پانی کو ڈرین کرنے کے لئے جو سسٹم ڈیزائن ہے وہ four cusec per square mile ہے۔ اس قسم کی بارش کے بعد اس کی requirement ninety cusec per square mile. بنتی ہے۔ جو سسٹم چار کیوسک کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے اس کے اوپر 90 کیوسک کا بوجھ آ گیا۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ existing drainage system اس پانی کو تیزی سے لے جا سکے۔

جناب سپیکر! وہاں فوری طور پر مشینری depute کر دی گئی، اس وقت بھی وہاں پر پندرہ excavators دن رات کام کر رہے ہیں اور ہمارا اسٹاف بھی اپنی بساط کے مطابق کام کر رہا ہے۔ یہ issue بہت اہم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ unprecedented ہے۔ اس ڈرین کا out fall دریائے جہلم کے اندر ہے۔ جس وقت rivers بھی high flood میں ہوں اور پانی ڈرینوں سے rivers میں جانا ہو تو پھر rivers بھی وہ پانی لینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہ natural phenomena ہے یعنی اگر آگے زیادہ پانی ہے تو پھر پیچھے والا پانی وہاں نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر! اس وقت بدقسمتی سے سوائے اس انتظار کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ پانی کا لیول کم ہو۔ یہ drainage جو صرف four cusec per square mile کو ڈرین کرنے کی capacity رکھتی ہیں وہ ninety cusecs کو ڈرین کیسے کریں گی؟ اس کا کوئی فوری حل نہیں ہے، ایک دم drainage system design نہیں کیا جا سکتا اور once in hundred years phenomena کے لئے پورے کے پورے سسٹم کو ڈیزائن نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک freak incident تھا جس کو ہمیں بدقسمتی سے tolerate کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں نے وہ ایریا وزٹ بھی کیا تھا اور میری ڈپٹی کمشنر سے بات ہوئی تھی انہوں نے بتایا کہ ہمارا اسٹاف کام کر رہا ہے، وہ جانوروں کے لئے چارہ مہیا کر رہے ہیں اور انہوں نے کیمپ بھی لگائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو سے بھی بات ہوئی تھی کہ اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے تاکہ ہم جو ریلیف دے سکیں وہ دیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اس figure کو درست مانتا ہوں کیونکہ I actually went and saw this area وہاں پر ایک جگہ تو پانی اتنا زیادہ تھا کہ وہ میری سرکاری جیپ کے بونٹ تک آ گیا بلکہ بونٹ کے اوپر سے بھی پانی گزر رہا تھا۔ ایک جگہ نبی شاہ جھیل ہے وہ natural phenomena ہے جس میں ڈپریشن ہے اور ہر جگہ سے پانی آ کر وہاں کھڑا ہوتا ہے اس لئے وہاں روڈ پر بہت پانی تھا۔ اس وقت ہم ڈرین کرنے کے لئے مستقل کوشش کر رہے ہیں اور اب دریا میں بھی پانی کا لیول کم ہونا شروع ہو گیا ہے اس لئے اب drainage is slow but the water is draining out of there.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔

جناب چیئرمین: ماشاءاللہ منسٹر صاحب نے بڑا detail جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔ پنجاب اسمبلی کے رولز کے مطابق I have five minutes to speak on this.

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کیا تحریک التوائے کار پر پانچ منٹ بات کرنے کی اجازت نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: اس میں نہیں ہے وہ آپ زیرو آر پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب آج سے تین دن پہلے وہاں جاتے ہیں اور انہوں نے بڑی مہربانی کی ہے۔

جناب سپیکر! میں specially جا کر سیکرٹری اریگیشن کو ملا، میں اسمبلی میں منسٹر صاحب سے ملا انہوں نے بڑی مہربانی کی اور ان سے جو حتی الامکان کوشش ہو سکتی تھی انہوں نے کی۔

MR CHAIRMAN: You should be grateful.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! I am grateful میں تو کہہ رہا ہوں۔ اب آگے تو بات سن لیں، آپ میری طرف دیکھیں۔ (قہقہہ)

جناب چیئرمین: جی، بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب موقع پر جاتے ہیں اور ہمیں ان پر پورا یقین ہے ان کا عملہ وہاں پر کام کر رہا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ کچھ اور تفصیلات share کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر share کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بات floor پر کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ensure کر دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ ہاؤس میں ہی موجود ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر share کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جو بھی معاملات ہیں ان کے مطابق آپ نے اور منسٹر صاحب نے ensure کرنا ہے کہ میرے حلقے کے مسائل کو حل کیا جائے۔ انہوں نے اس علاقے کو خود آفت زدہ قرار دینے کی بات کی ہے۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے پہلے بھی آپ کا معاملہ کتنا serious لیا ہے، خود وزٹ کیا اور آپ کو detail سے جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کس کی وجہ سے وزٹ کیا ہے وہ میں ان سے بعد میں بات کروں گا۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ اب اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/467 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام موذی امراض میں مبتلا

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مومن پورہ روڈ، احمد ٹاؤن روڈ نزد بٹیر فارم افشاں پارک، داروغہ والا، لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی طور پر فیکٹریز اور ملز قائم ہیں، جن میں گاڑیوں کے ٹائرز اور کاربن آگ جلانے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں، جس کی وجہ سے ان علاقہ جات کے مکین شدید اذیت میں مبتلا ہیں۔ ان ملز کا زہریلا دھواں ماحولیاتی آلودگی کے ساتھ ساتھ عوام کو مختلف موذی امراض میں مبتلا کر رہا ہے۔ خاص طور پر سانس اور دمہ کے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اہل علاقہ نے متعدد بار محکمہ تحفظ ماحول اور دیگر انتظامیہ کو شکایات کی ہیں لیکن ان فیکٹریوں اور ملز کے خلاف کوئی بھی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی۔ عوام نے اعلیٰ حکومتی آفسران سے اس حوالے سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس حوالے سے ان علاقہ کے عوام سراپا احتجاج ہیں اور ان میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/477 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک

التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی،سید علی حیدر گیلانی! آپ پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے تھے۔جی،سید علی حیدر گیلانی!

ملتان کو آفت زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! شکریہ۔اتنے hard working اور talented منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ملتان کے ساتھ دریائے چناب بہہ رہا ہے اس میں بھی flood آیا ہوا ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں دیہات اس کی زد میں آگئے ہیں۔پاکستان آرمی وہاں پر ریلیف دینے کا کام کر رہی ہے اور انہوں نے کیمپس بھی لگائے ہوئے ہیں۔وہ جتنا ریلیف دے سکتے تھے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری حکومت پنجاب سے گزارش ہو گی کہ ملتان کو بھی آفت زدہ ایریا declare کیا جائے اور ان کے جو ایگریکلچر لونز ہیں ان میں جو ہمارے کاشتکار ہیں جو اس belt میں فلڈ کی وجہ سے affected ہیں ان کو ریلیف دیا جائے،اگر بجلی کے بلوں میں ہو سکے تو ان کو ریلیف دیا جائے۔پنجاب گورنمنٹ سے میری یہ request ہو گی۔منسٹر صاحب کا کیونکہ وہاں پر چکر لگتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ اگر یہ وہاں چناب کے banks پر ایک دفعہ دورہ کر لیں گے تو وہاں کی انتظامیہ ذرا بہتر طریقے سے لوگوں کو deliver کرے گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انشاءاللہ میں ضرور وہاں جاؤں گا۔ میں پچھلے چار دن سے فیلڈ میں تھا آج صبح ہی واپس آیا ہوں۔ ہم لوگ تقریباً صبح 6:00 بجے نکلتے تھے اور رات کے 9، 10 اور 11:00 بجے واپس جایا کرتے تھے۔ میں کل رات بھی 2:00 بجے کے قریب واپس لاہور پہنچا ہوں۔

جناب سپیکر! مقصد یہی ہے کہ وہاں پر جا کر لوگوں کی تھوڑی سی حوصلہ افزائی کرنا کیونکہ یہ کچھ ہو رہا ہے جب کوئی دُکھ اور تکلیف میں ہوتا ہے تو اگر آپ اس کی فوری مدد یا علاج نہیں بھی کر سکتے تو وہ آپ کو دکھڑا سنا کر اور اپنی تکلیف آپ کے ساتھ شیئر کر کے اس کو تھوڑا سا صبر آجاتا ہے۔ ہم لوگ اس چیز پر کام کر رہے ہیں۔ یہ جو تربیلا اور منگلا دونوں برانچز ہیں ان دونوں کے riverine areas میں سفر کر کے اور جا کر دیکھا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمارے جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے arrangements تھے اور ہمارے جو structures تھے وہ intact ہیں کیونکہ ہم نے فلڈ سیزن سے پہلے ان سب کی ایک دفعہ inspection کر کے جہاں جو shortcomings تھیں ان کو ہم نے address کیا تھا۔ اب وہ river plan کے اندر جو دریا کا اپنا علاقہ ہے اس کے اندر جب دریا میں پانی زیادہ آئے گا تو پھیلنا ہی ہے اس میں وہ اپنے اپنے علاقے میں چل رہے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے ہمارے protection کے نظام نے hold کیا ہے اور کہیں پر بھی اس کا نقصان نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں انشاءاللہ ان لوگوں کے لئے ضرور جاؤں گا، ابھی یہ سیشن ختم ہو تو پھر ایک دو دنوں کے بعد میں نکلتا ہوں اور میں نے واپس بھی جانا ہے جہاں along the river سے جہاں میں پہلے گیا تھا تو وہاں پر جا کر دیکھوں کہ situation کتنی بہتر ہوئی ہے تو میں ضرور جاؤں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ unexpected بارشیں ہوئی ہیں، پورے پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں اس کا ایک اثر ہے۔ یہ جو ایم پی ایز صاحبان پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں definitely اریگیشن منسٹر سے کافی حد تک related ہیں لیکن

تمام ایم پی ایز کی یہ گزارش ہے کہ ان نقصانات کے ازالہ کے لئے کوئی ریلیف کا بندوبست کیا جائے۔ ہمیں پتا ہے کہ فلاں سیم نالے کی capacity کتنی ہے، جب اس capacity سے پانی over ہو گا تو اس طرح طوفان آئے گا تو وہ برداشت نہیں کر پاتا۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی ان کی صحیح ہے یہ تو unexpected بارشیں ہوئی ہیں جو کبھی کبھی ہوتی ہیں اور ان سے جو بھکر میں نقصانات ہوئے ہیں اور تھل کے ایریا میں اتنے بڑے نقصان ہوئے ہیں کہ کسی غریب کا کچا مکان نہیں رہا۔ صرف اور صرف جناب تنویر اسلم نے پوائنٹ آف آرڈر لیا، گورنمنٹ سے صرف یہ request کرنے کے لئے کہ ان نقصانات کا ازالہ کیا جائے، ان کی assessment کی جائے اور جو نقصانات اس وقت ہوئے ہیں، جو مکانات گرے ہیں مہربانی فرما کر ان کو ریلیف اور compensate کیا جائے۔ تحریک التوائے کار میرے عزیز نے پیش کی اور اس کا مقصد صرف اور صرف گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا ہوتا ہے، یہ جو تکلیف ہے پورے پنجاب میں ہے یہ نہیں ہے کہ سرگودھا میں ہے اور بھکر میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! خوشاب میں اتنا بڑا طوفان آیا ہے وہاں اس سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے تو ہماری گورنمنٹ سے ایک collective request ہے اور اس بارے میں وہ پہلے بھی vigilant ہیں جو ان کا کام ہے وہ کر رہے ہیں۔ یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے related بھی نہیں ہے یہ ریلیف بورڈ آف ریونیو کے تحت ہے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت ریلیف والا کام نہیں ہوتا۔ یہ کام بورڈ آف ریونیو کا ہوتا ہے جس نے اس کو آفت زدہ declare کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب کا تو یہ کام ہی نہیں ہے اس نے تو بتانا ہے کہ پانی اتنا آیا۔ یہ ریلیف دینا اور آفت زدہ قرار دینا ان کے related نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ بورڈ آف ریونیو اور ریلیف کمشنر کے related ہے اس پر ضرور گورنمنٹ غور بھی کرے گی اور ان کا ازالہ بھی ہو گا۔ انشاءاللہ ہم گورنمنٹ سے توقع کرتے ہیں کہ جن غریبوں کے مکان گرے ہیں اور فصلوں کے نقصان ہوئے ہیں یہ ضرور ان کو consider کریں اور ان پر ہمدردانہ غور کریں۔ بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

بحث

امن وامان پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر لاءاینڈ آرڈر پر بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر قانون کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبراان جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ امن وامان پر بحث کا آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری جناب سمیع اللہ خان سے بات ہوئی تھی اور ان کا فرمانا یہ تھا کہ اگر ممبران بات کر لیں تو میں wind up کر دوں گا تاکہ اٹھنے والے سوالات کا میں پھر جواب بھی دے سکوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ بڑی دردناک کہانی ہے کہ صوبہ پنجاب جو پروڈکشن دینے والا صوبہ ہے اس کے اندر معاملات seriously درست ہونے چاہئیں۔ لاء اینڈ آرڈر وہ subject ہے کہ اگر آپ کسی کو سونے کی سڑکیں بنا دیں اور جتنی مرضی ڈویلپمنٹ کر دیں جب تک بندہ رات کو آرام کی نیند سو نہیں سکے گا، اپنے بچوں کے ساتھ ٹی وی نہیں دیکھ سکے گا تو اس کی صبح کی کارکردگی کیا ہو گی؟

جناب سپیکر! اس وقت صوبے کے اندر حالات یہ ہیں کہ جیسے no man's land ہوتی ہے چوریاں، ڈکیتیاں، ریپ اور بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہیں سب کچھ صوبہ پنجاب کے اندر ہو رہا ہے اس کا تدارک جس طرح سے ہونا چاہئے اس طرح سے نہیں ہو رہا۔ وجہ کیا ہے کہ پولیس space squeeze کر دی گئی اور پولیس کو independently کام نہیں کرنے دیا جا رہا پھر اس

صوبہ پنجاب کے اندر رشوت ستانی اتنی بڑھ گئی ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا، کیونکہ میں اپوزیشن کا ممبر ہوں لیکن راجہ ریاض احمد ان کے ممبر ہیں جو کہ نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے on the floor of the House جو رشوت کے بارے میں باتیں کی ہیں اور صوبہ پنجاب میں جو ہو رہا ہے وہ قابل بیان نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کو کیا بتاؤں، ان سارے ممبران کو پتا ہے اور سارے ہاؤس کو پتا ہے بلکہ سارے پنجاب کو پتا ہے، صحیح طریقے سے صوبے پر کنٹرول نہیں ہو رہا جس طرح سے ہونا چاہئے۔ اس وقت کوئی writ of the government نہیں ہے اگر معاملات اس طرح ڈھیلے ڈھالے چلائے جائیں گے تو اس کا نتیجہ بڑا غلط نکلے گا۔ صوبے کے اندر نہیں بلکہ پورے پاکستان کے اندر rule of law ہونا چاہئے اور کم از کم rule of law پنجاب کے اندر تو ہونا چاہئے تاکہ لوگ آرام کی نیند سو سکیں اور لوگ چین سے زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر! لوگوں کی جان و مال کا تحفظ کرنا کسی بھی حکومت کی پہلی priority ہونی چاہئے۔ اس میں جس طرح سے کام ہونا چاہئے اس طرح سے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں کوئی چند ایک واقعات بیان کروں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔ عید والے دن میرے اپنے حلقے کے اندر دن دہاڑے باقاعدہ قتل و غارت ہوئی۔ عید پڑھ کر لوگ آ رہے تھے تو فائرنگ ہو گئی اور بندے مار دیئے گئے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ اگر اس طرح سے صوبہ چلے گا تو پھر کیا نتائج نکلیں گے؟ پھر ان کے خمار کا یہ حال ہے کہ آٹھ دن کے بعد آئی جی بدل دیا جاتا ہے، چھ دن کے بعد ایس پی بدل دیا جاتا ہے اور آپ ان لوگوں کو tenure پورا کرنے دیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ایک ایس ایچ او کو بھی پورا اپنا حلقہ دیکھنے میں ایک مہینہ لگتا ہے کہ اس حلقے کے اندر کیا مسائل ہیں، کون چور اور ڈکیت ہیں وہ کہاں رہتے ہیں اور ان کا کیسے گھیراؤ کرنا ہے اس کے لئے بھی ان کو وقت چاہئے ہوتا ہے۔ ایک ایس ایچ او کو، اپنے حلقہ کو سمجھنے میں پورا مہینہ لگتا ہے۔ ایک ایس پی اور ایک آئی جی کو صوبہ کو چلانے کے لئے کچھ وقت چاہئے اگر 8 سے 9 دن کے بعد تبادلے ہوں گے تو یہی نتائج نکلیں گے۔

جناب سپیکر! میں ساری باتیں ان کے فائدے میں کر رہا ہوں کہ صوبے کو پورے طریقے سے کنٹرول کریں اور صوبے میں امن و امان قائم کریں۔ اس کے علاوہ rule of law جس کی میں نے بات کی ہے وہ اس وقت صوبہ پنجاب اور پاکستان کا بھی واحد حل ہے۔ ہر آدمی ایک پل سے گزرے چاہے وہ کتنا بڑا آدمی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اتنی مختصر سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے پولیس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس کے اوپر بہت زیادہ پیسا خرچ کیا گیا ہے، پچھلی حکومتوں نے بھی کیا ہے اور یہ بھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نہیں کہتا کہ یہ نہیں کر رہے لیکن اس میں بہتری نہیں آئی۔ آج بھی غریب آدمی کو انصاف نہیں مل رہا، تھانے میں کسی غریب آدمی کی respect نہیں ہے جب تک وہ ساتھ کسی کی سفارش نہ لے کر جائے، رشوت نہ دے اس کا کام نہیں ہوتا تو پھر بہتری کیا آئی ہے؟ ہم سنتے آئے تھے کہ تھانے میں سائل کو کرسی پر بیٹھایا جائے گا، ایس ایچ او کو نیچے بیٹھایا جائے گا لیکن ہم نے اپنی زندگی میں ایسا موقع دیکھا نہیں۔ آج بھی سائل بے چارہ نیچے بیٹھتا ہے اور ایس ایچ او کرسی پر بیٹھتا ہے تو اس طرح معاملات نہیں چلتے ہیں۔ جب تک آپ صوبے کو پورے طریقے سے، سختی سے کنٹرول نہیں کریں گے اور حکمرانوں کا کوئی خوف نہیں ہو گا تو کام نہیں چلے گا۔ جہاں کوئی ایسی واردات ہوتی ہے وہاں پر حکمرانوں میں سے کوئی نمائندگی کرے، وہاں پر پہنچے اور سب کو taken to task کرے ان سے پوچھے کہ اس ضلع اور اس صوبے کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور کوئی وہاں پر جاتا نہیں ہے۔ اس طرح کام نہیں چلتا۔

جناب سپیکر! میں اور بھی آپ کو بہت ساری مثالیں دے سکتا ہوں لیکن میں آپ کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ پھر میں آپ کو تھوڑا سا rule of law کے بارے میں عرض کروں گا کیونکہ میں ایک چھوٹا سا note بنا کر لایا ہوں اور وہ میں آپ کے گوش گزار بھی کرتا ہوں کہ اس وقت پاکستان rule of law کے معاملے میں کدھر کھڑا ہے۔

Mr Speaker! Without the strong rule of law regime there can be no development, no economic growth and no peace and an essential component of rule of law has always been that the law must be apply

equally to everyone, nobody should be above the law and no institution and no organ of state should above the law

تو اگر اس طرح کا ماحول پیدا کیا جائے گا تو پھر پتا چلے گا کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ بتاؤں گا کہ statistics کیا کہتے ہیں؟ The world justice project میں اس طرح سے پاکستان کو project کیا گیا ہے کہ

> The world justice projects 2020 rule of law index rank of Pakistan is 120 out 128 countries

جناب سپیکر! یعنی 128 ممالک میں سے ہم 120 ویں نمبر پر ہیں تو یہ ہماری حالت ہے۔ آپ بتائیں کہ کس طرح ایسے معاملات ٹھیک ہوں گے؟ آپ دیکھیں کہ جس طرح میں نے رشوت ستانی کی بات کی ہے وہ آج پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ موجودہ حکومت یہ نعرہ لگا کر آئی تھی کہ ہم نے رشوت ستانی کو ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ختم کرنا تو در کنار یہ کم از کم اس کو کم ہی کر دیں ان سے تو کم بھی نہیں ہوئی تو پھر کیا حکومت کی کارکردگی ہے اور کیا صوبہ پنجاب میں حکمرانی ہے لہذا آپ دیکھ لیں کہ کیا حالات ہیں؟ ان کو اگر ابھی سے کنٹرول نہیں کیا گیا تو بات ہاتھ سے نکل جائے گی اور حالات بگڑ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری حکمران جماعت سے بہت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر دھیان دیں اور اس صوبے کو صحیح کریں اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے سختی کریں جب تک سختی نہیں ہوگی اس وقت تک کام نہیں چلے گا جب تک کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا تو پھر کام نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کو جب تک independent نہیں کریں گے اور squeeze کرتے ہوئے میڈیا بھی اس کو کنٹرول کرے گا، اس کو judiciary بھی کنٹرول کرے گی، اس کو politicians بھی کنٹرول کریں گے تو وہ کیسے کام کرے گی لہذا پولیس کو صوبہ پنجاب میں independent space دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد پھر ہم rule of law کی طرف بڑھیں گے اس کے نتیجے میں بہتر نتائج مرتب ہوں

گے اور لوگوں کو امن و امان میسر ہو گا اور لوگ سکھ اور چین کی نیند بھی سوئیں گے۔ جب تک یہ نہیں ہو گا آپ جو مرضی کر لیں حالات ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سیدہ زہرہ نقوی اب اپنی بات کریں۔

سیدہ زہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّل فرجھم

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس important issue پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ کسی بھی حکومت کی سب سے پہلی ذمہ داری ملک میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر رکھنا ہے کوئی بھی حکومت ظلم کے ساتھ نہیں چل سکتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ملک میں امن وامان قائم کرنا حکومت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی ہمیں تمام تر قوانین کے باوجود ڈکیتی اور قتل وغارت گری کی وارداتیں ہوتی نظر آتی ہیں لہٰذا حکومت پر یہ بہت بڑی اور بھاری ذمہ داری ہے کہ امن و امان کی صورتحال کو خراب ہونے سے بچائے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور نکتے کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گی کہ ہمارے ملک میں مذہب کے حوالے سے امن وامان کی صورتحال کو خراب کیا جا رہا ہے۔ امن وامان کی صورتحال کو مذہب کے نام پر اور فرقہ واریت کے نام پر ہوا دے کر اور تکفیریت کے نعرے بلند کر کے اور دوسروں کو کافر ٹھہرا کر ملک کی صورتحال کو خراب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر حکومت کی بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کو کنٹرول کرے۔ حالیہ دنوں میں محرم الحرام کا مہینہ اور جگر گوشہ رسول خاتم النبیین ﷺ کے لخت جگر امام حسین علیہ اسلام کی اور ان کے اصحاب باوفا کی یاد میں جو ایام منائے گئے ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ امن و امان کی صورتحال کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی کہ کچھ افراد ہیں جو کہ پاکستان کے امن وامان سے کھیلنا چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ امن وامان کی صورتحال کو خراب کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو بھی جلوس نکلتے ہیں یا جس بھی انداز میں کوئی اپنے اظہار عقیدت کو مناتا ہے اس کو اس ملک میں خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہم یہاں پر دیکھتے ہیں کہ ہر چیز کو منانے کا ایک الگ انداز ہوتا ہے جیسا کہ کل Defense Day تھا وہ عظیم دن ہمیں ان تمام شہداء کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر میرے اس وطن عزیز کی حفاظت کی تو کیا ان شہداء کی یاد منانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم صرف گھروں میں ان کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں نہیں بلکہ ان شہداء کے نام لے کر ان کو خراج تحسین پیش کرنا اور ملکی سطح پر ان کے ناموں کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں کہ وہ کون سے بہادر شجاع افراد تھے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اس ملک کی حفاظت کی۔

جناب سپیکر! یہاں پر ایک ملک کی بات ہے لیکن اگر نواسہ رسول ﷺ کی بات ہوتی جنہوں نے صرف اپنی جان کا ہی نذرانہ نہیں پیش کیا بلکہ اپنے پورے خاندان کو اور اپنے چھ ماہ کے علی اصغر کو بھی شہید کروا کر اسلام کی خاطر اتنی بڑی قربانی دی ہے تو اب اس عظیم قربانی کی یاد میں صرف ہمارے ہی ملک میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں یاد منائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! الحمدللہ آج سے پہلے ہماری جو بھی حکومت آئی ہے جیسا کہ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ (ق) اور اب موجودہ حکومت پی ٹی آئی کی تمام حکومتوں نے اور ہماری پولیس نے ہمارے ساتھ بہت cooperate کیا ہے تاکہ امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھا جائے اور خاص ایام میں جب ہم شہداء کی یاد مناتے ہیں تو اس میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ ابھی مجھے ایک خبر ملی ہے کہ تین سالہ بچے کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے کیونکہ اس کا نام اس کے والدین نے مجلس عزا کے بانیوں میں لکھوایا تھا تو اب اگر گھر میں کوئی مجلس کرتا ہے اور اس طرح کی ایف آئی آرز کاٹی جاتی ہیں تو یہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں اور ہمیں کیا پیغام دینا چاہ رہے ہیں تو یہ کیسی امن وامان کی صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں اس ہاؤس میں بیٹھ کر یہ request کرنا چاہتی ہوں اور توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے بالکل جو بے گناہ افراد اور وہ جو امام سے اپنی عقیدت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اگر کوئی اپنے گھر میں مجلس منعقد کرتے ہیں تو ان کے نام پر کیوں جھوٹی ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ تین سالہ بچے کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے۔ یہاں پر گھروں میں جو شادی بیاہ کی تقریبات میں ڈانس پارٹیاں ہوتی ہیں اور اس کے نتیجے میں گانے لگائے جاتے ہیں تو وہاں پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور کسی کے خلاف ایف آئی آر نہیں کاٹی جاتی لیکن اگر کوئی اونچی آواز میں امام کی یاد میں نوحہ لگاتا ہے تو اس پر کیوں پابندی لگائی جاتی ہے اور اس کے خلاف کیوں ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے؟

جناب سپیکر! میں بس یہی گزارش کرنا چاہوں گی کہ مذہب کے نام پر فرقہ واریت پھیلانے والوں کے خلاف ایکشن لیا جائے اور امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایس توں پہلے وی کئی دفعہ لاءاینڈ آرڈر تے گل ہو چکی اے بلکہ بجٹ سیشن دے دوران وی گل ہورئی سی کہ جیہڑے پیسے پولیس لئی مختص کیتے گئے سن انہاں پیساں دے حوالے نال کجھ گلاں عرض کیتیاں سن تے اوس دے جواب وچ وزیر قانون نے وی بڑی جذباتی جئی تقریر کیتی۔ میرے آکھن دا مقصد ایہہ سی کہ کوئی ضروری نیئں اے کہ پولیس دے وسائل وچ اضافہ کر کے ہی لاءاینڈ آڈر نوں بہتر کیتا جاسکدا اے۔ پولیس یا کوئی وی جیہڑی law enforcement agencies نیں اوہ لاءاینڈ آرڈر نوں کنٹرول کرن لئی ہوندیاں نیئں اوہندی روک تھام تے سدّباب توں علاوہ اور کافی چیزاں نیں۔ جیہڑیاں ضروری نیں جنہاں دے وچ تہانوں بے روزگاری ول توجہ دینی پئے گئی، شرح خواندگی دی طرف توجہ دینی پئے گی، جندے وچ جیہڑے ساڈے استحصالی روّیے نیں اونہاں نوں درست کرن دی ضرورت اے اور ایہہ ساری چیزاں لاءاینڈ آرڈر نوں بہتر کر سکدیاں نیں۔

جناب سپیکر! میں اوس ویلے ایہہ عرض کیتی سی کہ اینا پیسے جیہڑا پولیس لئی رکھیا جاریا اے ایہہ مناسب نیئں اے تے اوس توں بعد وزیر قانون نے ایہہ گل فرمائی کہ اج شاہ صاحب نوں ایہہ نظر نیئں آندا کہ باہر سڑکاں تے جیہڑے روٹس لگے ہوندے نیئں اونہاں تے کھلون والا جیہڑا جوان اے تے جیہڑا اسمبلی دے باہر تہاڈی حفاظت لئی کھلوتا اے تسی ایہہ اعتراض اوندے اوتے کر رہے او وزراء دے گھراں دے باہر کھلون آلے سپاہی نوں، وزیر اعلیٰ ہاؤس دی سکیورٹی

اور پروٹوکول دی ڈیوٹی کرن آلے سپاہی نوں اس حکومت دے وچ اور بجٹ وچ اک پائی وی نہیں دتی گئی۔ اگر کوئی دتا گیا تے ایہہ افسر شاہی نوں مزید مضبوط کیتا گیا اے، افسر شاہی نوں اپنے مقاصد لئی استعمال کرن لئی، اہناں نوں اختیارات وی دتے گئے نیئں، اہناں نوں پیسے تے فنڈز وی دتے گئے نیئں۔

جناب سپیکر! کیا میں آج پچھ سکناں کہ جہیڑے فنڈز انوسٹی گیشن لئی مختص ہوندے سن اہہ کدی تھلے IO فیصد تک پہنچے سن؟ ایتھے تے اج وی فائل، پنسل اور کاغذ مدعی اور ملزم خرید کے لے آ رہیا اے۔ ایہہ پیسے اوتھے نہیں پہنچدے۔ کیا جہیڑا ایہہ پیسا مختص ہویا اے ایہہ میرے حلقے دے گشت تے جہیڑیاں گڈیاں استعمال ہوندیاں نیں اہناں وچ ایہہ خرچ ہوندا اے؟

جناب سپیکر! کیا کدی کسے نے پچھیا اے کہ پولیس دی گڈی دے ٹائر کون پوا رہیا اے، پولیس دی گڈی دیاں بیٹریاں کون پوا رہیا اے؟ کدی کسے نیئں ایہہ جرات نہیں کیتی، اگر اس ایوان دے وچ بیٹھے ہوئے 371 ممبران وچوں اک وی کھلو کے مینوں ایہہ گل کہہ دیوے کہ میرا ڈی پی او میرے اگے جوابدہ ہے تے میں resign کر دیاں گا۔

جناب چیئرمین! جنہاں دی تنخواہ، جنہاں دے اخراجات ساڈا ایہہ ایوان پاس کردا اے، ایہہ اوتھے اوہناں دے اگے جوابدہ نیں، کوئی آدمی اس ایوان دی بالادستی نوں تسلیم کردا اے اور نہ supremacy نوں تسلیم کردا اے۔ اگر تساں لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کرناں اے تے جمہوری ایواناں دی بالادستی نوں تسلیم کرو۔ جتھے جمہور دی آواز اے، جتھے لوگاں دی گل کردے نیئں، ایہہ اوہ ایوان نیں جہیڑے تساڈا لاء اینڈ آرڈر وی ٹھیک کر سکدے نیں، جہیڑے تساڈے مسائل وی حل کر سکدے نیں۔ بڑے شرم دی گل اے کہ جدوں ایتھے گل ہوندی اے کہ 70 اور 72 سال دی تاریخ وچ اسیں کجھ وی نہیں کر سکے، 40 سال پیپلز پارٹی اور ن لیگ آلے اس ملک اور اس صوبے نوں لٹ کے کھا گئے۔ ایہہ اہناں مسائل دا حل نہیں اے، میں اج ایس ایوان وچ کھلو کے بحیثیت ایک پاکستانی اور ایک پنجابی میں ساریاں نوں چاہے اہہ divide دے اِس پاسے نیں یا اُس پاسے نیں گزارش کراں گا کہ ایہنوں بہتری ول لائے جاون دی کوشش کرو، الزام تراشی دی سیاست نوں چھڈ دیو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسیں ایک بہت لمبا عرصہ ضائع کر چکے آں، جدوں ایہہ دوست اُودھر جا کے بہندے نیں بالکل ہی ہور ہو جاندے نیں، جدوں ایہہ صاحبان ایدھر آ کے بہندے نیں اہناں دے روّیے بالکل ای بدل جاندے نیں۔ اج ساڈی قوم ساڈے کولوں ایہہ تقاضا کر دی اے کہ ہر روز جیہڑے پنج پنج آئی جی بدل رہے ہو کی فائدہ؟ کیا پنج آئی جی بدلن نال پنجاب دا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہو گیا اے؟ ٹھیک نہیں ہو سکدا۔ ایہہ کوئی ہور شے بدلن دی ضرورت اے، میں ناں لواں گا تے کھپ پے جاوے گی، ایہہ کوئی ہور چیز بدلن دی ضرورت اے، اایہہ نہیں بدلدے آئی جی بدلے جاندے نیں۔ آئی جی نے تے implement کرنا اے پالیسیاں تے تساں بنانیاں نیں، تسیں لوگاں نوں کوئی رستہ ویکھانا اے، تسیں پولیس نوں کوئی side دینی اے کہ اس طرح کام کرو، تساڈا تے نعرے سی کہ اسیں پولیس نوں depoliticize کر دیاں گے۔ کیا پولیس depoliticize ہو گئی اے؟ تسیں تے اہنوں اس حد تک politicize کر دتا اے کہ تساڈے آکھے بغیر کوئی تبادلہ وی نہیں ہو سکدا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ایہہ لاء اینڈ آرڈر جے؟ لاء اینڈ آرڈر دی ایہہ حالت جے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! پلیز اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کیوں continue کراں، ایہہ اگوں سپیڈ بریکر آ جاندے نیئں۔ ایہناں نوں سمجھا۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Please address the Chair

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! خدارا ایہہ مذاق نہیں اے۔ ایہہ ایوان مذاق بن گیا اے۔ میں گل کرناں تے ایہناں بیبیاں نوں تکلیف ہوندی اے۔ ایہہ میرے لئی قابل احترام نیں مگر اک حد ہوندی اے۔ میں اپنے حلقے دا mandate لے آیا آں۔ میں کوئی بھنگ دی اجازت تے نہیں دتی۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ لاء اینڈ آرڈر پر اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر تے گل کر رہیا سی تے بھنگ وی تے لاء اینڈ آرڈر دا حصہ اے، تسیں عام آدمی نوں نشے دی اجازت دتی اے، ہن تے بھنگ قانونی اے، تسیں مینوں بھنگ توں نہیں روک سکدے، میں بھنگ دے بارے discuss کر سکدا آں۔

جناب سپیکر! ساڈے وزیر اعظم پاکستان نے بھنگ حلال قرار دے دتی اے، جائز قرار دے دتی اے، بھنگ بیچن دی اجازت دے دتی اے۔ بھنگیاں کولوں ایہہ توقع ای ہو سکدی اے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Only for medical use

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ تے اگلے بندے نے تعین کرنا ایں، تساں تے اوتھے نہیں بیٹھا ہونا۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ کے یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر اج میرے الفاظ حذف ہونے نیں تے کسی دلیل نال ہونے نیں ۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جدوں میں گل کر رہیا آں تے ایہناں نوں گل کرن دا کوئی حق ہے؟

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! دلیل کے ساتھ بات کر لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کس گل تے؟ جدوں وزیر اعظم نے اجازت دتی اے تے تسیں کون ہوندے ہو روکن آلے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Please address the Chair

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں، میں Chair سے ہی مخاطب ہوں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنے topic سے ہٹ گئے ہیں، اپنے topic سے نہ ہٹیں۔ آپ اچھا بول رہے تھے اور ماشاءاللہ in put دے رہے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جہڑےtopicتوں ہٹاندے نیئں کدیں اوہناں نوں آکھیا اے؟

جناب چیئرمین: جی، .order in the House میں نے کہہ دیا ہے۔ پلیز! آپ continue رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!! یہ کتنی زیادتی ہے؟ تساڈا کوئی ممبر اٹھیندا اے اور کھلو کے کسے شریف آدمی نوں بے عزت کر دیوے تسیں کدی اوہناں نوں نہیں آکھیا کہ یار غلط کر رہے ہو۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپtopicسے ہٹ گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا تو میری بات میں کیوں کوئی بولا ہے؟

جناب چیئرمین: چلیں! اب continue کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کیا غلط کہا ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! Please address the Chair اور اب continue رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں Cahir سے ہی عرض کر رہا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ یہ Chair کیا ہے اور اس کا تقدس کیا ہے؟

جناب چیئرمین: مہربانی۔ اب آپ continue رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس Chair کے تقدس کو بچانے کے لئے ہم نے ہی قربانیاں دی ہیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ continue رکھیں یا پھر کسی اور کو موقع دے دیں جیسے آپ کہتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ کو نہیں پسند تو میں بات نہیں کرتا اور آپ جسے مرضی موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ کسی کو موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھ سے میرے حلقے کا mandate چھینا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پہلے وہ بات کروں گا جو میرے ساتھ ہوئی ہے اور یہ ایک دفعہ نہیں ہوئی بلکہ یہ ہر دفعہ کا معمول ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ایک دفعہ بھی ان سے کہا ہے کہ آپ بات کرنے والے کون ہوتے ہیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ de- track ہو جاتے ہیں اور قیادت پر بات کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ مجھے de- track کرتے ہیں تو ہوتا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ کو جھنگ پر بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: آغا علی حیدر اس طرح نہیں، آپ قیادت پر بات مت کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اب میں de- track ہوا ہوں؟

جناب چیئرمین: لیڈر شپ پر بات نہ کریں۔ اگر آپ لیڈر شپ پر بات کریں گے تو پھر وہ بھی بات کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کس لیڈر شپ پر بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے جو بولا ہے میں اسے repeat نہیں کرنا چاہتا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں لیڈر کی نہیں بلکہ وزیر اعظم اور ان کے احکامات کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگر for medical use allow کیا گیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اب آپ آگے چلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پہلے میری بات کا جواب دیں۔ آپ میرے کسٹوڈین ہیں آپ میرے rights کا تحفظ کرنے والے ہیں، میں بات کر رہا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے انہیں ایک دفعہ بھی نہیں کہا کہ آپ نے کیوں interrupt کیا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے اب آپ کے سامنے کہہ دیا ہے۔ اب آپ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ:

الٰہی ان سماعت مردہ مادر زاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر! یہاں استحصال بھی ہوتا ہے اور کرنے والے کو support بھی کیا جاتا ہے، یہی بنیادی وجوہات ہیں جن سے لاء اینڈ آرڈر خراب ہوتا ہے۔ کبھی بھی لاء اینڈ آرڈر پولیس کے ذریعے، بندوق کے ذریعے آپ ٹھیک نہیں کر سکتے۔ جب آپ کی سڑکوں پر آپ کے نوجوان جنہیں آپ نے انتخابی نعروں میں گمراہ کیا، جن کے ساتھ آپ نے جھوٹ بولے، جن کو نوکریاں دینے کے جھانسے دیئے جنہیں ایک کروڑ نوکری کا نعرہ دیا۔ آج وہ لوگ اپنی ڈگریاں اٹھا کر پھر رہے ہیں لیکن کوئی ان کا پُرسان حال نہیں ہے تو آپ کس طرح لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کر سکتے ہیں؟ کیا آپ آئی جی پولیس یا چیف سیکرٹری بدل کر ان لوگوں کو دبا سکتے ہیں؟ یہ کبھی نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! آپ کی حکومت کے اندر آپ کے وفاقی وزراء اقربا پروری کر رہے ہیں۔ اگر میں نام لوں گا تو میرے حزب اقتدار کے دوست کھڑے ہو جائیں گے۔ آج بھی اس موصوفہ وفاقی وزیر صاحبہ کا لیٹر کسی کونے کھدرے میں پڑا ہو گا کہ جنہوں نے اپنی بہن کو نوکری دی ہے۔ اس جیسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ جب آپ لوگوں کو میرٹ پر روزگار نہیں دیں گے تو پھر امن وامان کے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! اعداد و شمار کے مطابق پچھلے سال کی نسبت اس سال ہمارا کرائم ریٹ ڈگنا ہو گیا ہے۔ لاہور کی شاہراہوں پر جو کہ بالکل آپ کی ٹھوڑی کے نیچے ہیں وہاں پر آئے دن وارداتیں ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر حیدر علی گیلانی نے توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا ہے کہ یوم عشور کو ایک بچے کے ساتھ پہلے زیادتی کی گئی اور پھر اسے گولی بھی ماردی گئی۔ صوبہ پنجاب میں child abuse کے ہزاروں واقعات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر سانحہ ساہیوال ہوا اور اس بابت ہم کئی مرتبہ بات کر چکے ہیں لیکن آج تک ان ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس سانحہ کے ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں۔ ہمارے وفاقی وزراء نے بیانات دیئے کہ ہم ان ملزمان کو نہیں چھوڑیں گے لیکن آج تک ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

جناب سپیکر! جب ہم اس واقعہ کے بارے میں بات کرتے ہیں تو حزب اقتدار کے بنچوں کی طرف سے آوازیں اُٹھتی ہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟ کون کہتا ہے کہ آپ ماڈل ٹاؤن واقعہ کے ذمہ داران کو چھوڑ دیں، ان کو کس نے relief دیا ہے اور کس نے ان کو بچایا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! اب اگر آپ اپنے سیاسی انتقام میں اس قدر غرق ہو جائیں کہ سیاسی لوگوں کو اس واقعہ میں ملوث کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر اس کے خلاف آوازیں بلند ہوں گی۔ آپ ذمہ داران کے خلاف ضرور کارروائی کریں۔ آپ ذمہ داران کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کرتے؟ آپ ان کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے کیونکہ اس صوبے کی اصل طاقت اور وارث اس کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے تو اس کے نتیجے میں پولیس افسران پھانسی پر چڑھیں گے جبکہ وہ ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں پر ذوالفقار علی بھٹو شہید کو سزائے موت دی جا سکتی ہے لیکن آپ کی پولیس کے ایک سپاہی کو سزائے موت نہیں ہو سکتی۔ وہ اپنی community کو آخری حد تک جا کر سپورٹ کرتے ہیں اور غلط سپورٹ کرتے ہیں۔ صرف ہماری community ایسی ہے کہ ایک آدمی بات کرنے لگے تو اس کو ٹوکنے اور روکنے کے لئے کئی آوازیں اٹھیں گی۔ یہ جمہوریت کے لئے اور نہ ہی جمہور کے لئے

بہتر ہے۔ اگر آپ یہ روّیے تبدیل کریں گے تو پھر ہی آپ کے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ٹھیک ہو گی۔

جناب سپیکر! ذرا میری طرف توجہ دیں۔ آج اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ عاصم سلیم باجوہ کے بارے میں بات کرے۔ اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا کوئی معزز ممبران کے بارے میں بات کرے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے لہٰذا آپ اپنے آپ کو اسی تک محدود رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ لاء اینڈ آرڈر نہیں ہے تو کیا ہے؟ جب سب کے لئے ایک قانون ہو گا تو پھر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب نہیں ہو گی۔ اگر عاصم سلیم باجوہ کے بارے میں بات سُننے میں آپ کے پَر جلتے ہیں تو میں معافی چاہتا ہوں، بات نہیں کرتا اور بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ یہ معاملہ لاء اینڈ آرڈر میں آتا ہے یا نہیں؟ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔ کیا آپ اس بارے میں رولنگ دے سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! لگتا ہے کہ آج آپ نے صرف میرے ساتھ بحث کرنی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس وقت آپ میرے کسٹوڈین ہیں لہٰذا میں آپ سے بحث نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا؟ مجھے تو آپ سے خیر کی توقع ہے۔ مجھے تو اس چیئر سے خیر کی توقع ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! میرا prerogative تو صرف بات سُننے کا ہے اور میں آپ کی بات سُن رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ ہی سے رولنگ مانگی ہے۔ عنایت اللہ لک صاحب سے تو رولنگ نہیں مانگی۔ رولنگ آپ نے دینی ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! کیا آپ کی تقریر مکمل ہو گئی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو میں اپنی بات ختم کر دیتا ہوں اور بیٹھ جاتا ہوں بلکہ ہاؤس سے باہر چلا جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ ایوان سے باہر تشریف لے کر جا رہے ہیں اس لئے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ آرام سے بیٹھیں اور میری بات سُن کر جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کی wind up speech سنوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہاں سید حسن مرتضیٰ نے جناب عاصم سلیم باجوہ کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ صوبائی حکومت سے متعلق نہیں بلکہ یہ وفاقی حکومت سے متعلق معاملہ ہے۔ ان کی پارٹی کی قومی اسمبلی میں نمائندگی موجود ہے۔ ان کی پارٹی کے سربراہ وہاں پر موجود ہیں۔ یہ جرأت کریں اور وہاں پر تحریک التوائے کار یا تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ معاملہ اسلام آباد کا ہے اور بات آپ لاہور پنجاب اسمبلی میں کر رہے ہیں۔ آپ اسلام آباد کی بات اسلام آباد میں کریں۔

جناب چیئرمین: جی، عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہاں پر چودھری افتخار حسین چھچھر نے با آواز بلند کہا کہ انہیں حکومت کی کہیں کوئی رٹ نظر نہیں آ رہی۔ اصل میں بات یہ ہے کہ "گلو ازم" کی رٹ جو ان کے زمانے میں دس سال تک رہی اب وہ انہیں نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! اب حقیقتاً rule of law کا زمانہ آ چکا ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت میں ان کو کوئی عابد باکسر نظر نہیں آئے گا جس کے سر پر ہزار extrajudicial killings ہیں۔ پی ٹی آئی کی حکومت میں ان کو کوئی راؤ انوار نظر نہیں آئے گا جس کے سر پر چار سو extra judicial killings ہیں۔ اے ڈی خواجہ سے متعلق ان کے کیا خیالات ہیں ذرا وہ بھی ہمیں بتا دیں؟

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے حوالے سے ان کو بڑی problem پیش آ رہی ہے کہ یہاں پر بار بار آئی جی پولیس تبدیل کیا جاتا ہے۔ ذرا پتا چلے کہ آپ نے صوبہ سندھ میں کیا کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کی حکومت پہلی حکومت ہے کہ جس نے کانسٹیبل کے ایک freeze allowance کو defreeze کیا ہے اور انہیں 2013 کی تنخواہ کے حساب سے یہ الاؤنس دیا گیا ہے۔ یہ پتا نہیں کون سے کرائم ریٹ انڈکس کی بات کرتے ہیں؟ انٹرنیشنل کرائم ریٹ انڈکس کے حوالے سے میں آپ کو لاہور کی مثال دیتی ہوں کہ 2018 میں یہاں پر کرائم ریٹ انڈکس 138 پوائنٹس اور 2019 میں 174 پوائنٹس پر تھا اور اب 213 پوائنٹس پر ہے یعنی 39 پوائنٹس کی بہتری آئی ہے۔ یہ انٹرنیشنل کرائم انڈکس ہے۔ خُدا کے لئے صحیح انڈکس لا کر پڑھا کریں اور خیالی پلاؤ والے انڈکس کو quote نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر! میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں 723 پولیس سٹیشن ہیں۔ آپ کسی بھی پولیس سٹیشن میں چلے جائیں تو آپ کو وہاں پر خواتین کے لئے علیحدہ ہیلپ ڈیسک نظر آئے گا۔ فرنٹ ڈیسک میں کوئی بھی خاتون چلی جائے تو اس کی مدد کے لئے وہاں پر خواتین بیٹھی ہوئی ہیں۔ ہماری حکومت نے ضلع قصور میں نئے سیف سٹی پراجیکٹ کو inaugurate کیا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح پولیس خدمت مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ یہ وہ facilitation centres ہیں کہ جہاں پر عوام کو one window operation کے تحت تمام سہولتیں میسر کی گئی ہیں۔ تمام مشکلات، تمام لاء اینڈ آرڈر سے related issues اور پولیس سے related issues کا سدّباب کیا جاتا ہے۔ عوام کو اب اِدھر اُدھر جا کر ٹھوکریں نہیں کھانی پڑتیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر PITB کا ایک integrated system موجود ہے، وہاں پر آئی ٹی کا network link ہے اور اس link کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر maintain کیا جاتا ہے۔ ہماری حکومت نے پولیس میں three shift system introduce کیا ہے۔

جناب سپیکر! پہلی حکومت پولیس ملازمین کو انسان نہیں سمجھتی تھی بلکہ ان سے دن رات ڈیوٹی لی جاتی تھی اور پھر دو دو، تین تین مہینے پولیس ملازمین کو تنخواہیں نہیں دیتے تھے۔ ان کی تنخواہیں روک کر بیٹھے رہتے تھے۔ اب ہم نے three shift system کیا ہے تاکہ کسی پر بوجھ نہ پڑے اور اُن کی زندگی کو بھی بہتر کیا جائے۔ پھر ایک one day weekly holiday ہے پہلے تو اس طرح کا کوئی سسٹم ہی نہیں تھا۔ اگر آپ اُن کو انسان نہیں سمجھیں گے تو پھر آپ اُن سے کیا

performance لیں گے؟ پاکستان تحریک انصاف نے خیبر پختونخوا میں جو police reforms کئے تھے اُن reforms کی وجہ سے دوسری دفعہ بھی mandate ملا جبکہ خیبر پختونخوا میں کسی بھی پارٹی کو دو دفعہ mandate نہیں ملتا تو ہم پنجاب میں بھی یہی reforms introduce کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑا اچھا سسٹم متعارف کرایا ہے تو اگر یہ ایک دو چیزیں اور متعارف کرا دیں women and children کے لئے ایک helpline شروع کرا دی تاکہ خواتین یا بچوں کے ساتھ جو جنسی زیادتی ہوتی ہے اس helpline کی مدد سے اُن کا میڈیکل process شروع ہو جائے کیونکہ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ time lapse کر جانے کے باعث evidence destroy ہو جاتی ہے اور culprits بچ نکلتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش ہے کہ اس حکومت نے خواتین کے لئے بہت سارے کام کئے ہیں لیکن ابھی تک پولیس میں خواتین کی enrolment 2.5 percent ہے۔ یہ باقی صوبوں سے بہتر ہے لیکن اس میں اگر بہتری آجائے تو I think یہ اس سسٹم کے لئے ایک بہت اچھی بات ہوگی کیونکہ ہماری population 50 percent خواتین پر مشتمل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر شہری کا لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ تعلق ہے۔ مجھ سے پہلے سید حسن مرتضیٰ نے بات کی کہ یہ پاکستان ہم سب کا ہے۔ اس ملک کے اندر ہماری تفریق ہو سکتی ہے کہ ہم کسی different political party سے ہو سکتے ہیں، کسی مذہب سے ہو سکتے ہیں لیکن جب ہم پاکستان سے باہر جاتے ہیں تو میری پہچان میرا گرین پاسپورٹ ہے جو بتاتا ہے کہ میں پاکستانی ہوں اور میں نے دنیا بھر کو پاکستان کا ایک image دینا ہے تو آج میرے دوست بات کر رہے تھے کہ world justice index بتا رہا ہے کہ پاکستان کا نمبر 128 سے 120 ہوا تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت تحریک انصاف کی حکومت مرکز، پنجاب اور خیبر پختونخوا میں ہے، پاکستان تحریک انصاف کی coalition government اس وقت بلوچستان میں ہے اور

پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت سندھ میں ہے تو سب کو مل کر بیٹھ کر سوچنا ہو گا کہ اگر ہم 128 سے 120 نمبر پر آرہے ہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر! پاکستان تحریک انصاف کی جب حکومت بنی تو اُس وقت بار بار social justice کا شور تھا۔ دنیا بھر کو یہ پیغام دیا جا رہا تھا کہ پاکستان کے اندر بڑا conducive environment ہو گا ہم دنیا کے tourists کو attract کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں آئیں تو باہر بیٹھا tourist یہ نہیں دیکھے گا کہ لاہور کے اندر لاء اینڈ آرڈر بہتر ہوا، باہر بیٹھا tourist یہ نہیں دیکھے گا کہ لاہور کے ساتھ جو ملحقہ اضلاع ہیں وہاں پر لاء اینڈ آرڈر بہتر ہوا بلکہ وہ دیکھے گا کہ پاکستان world ranking میں 120 نمبر پر چلا گیا اس کا مطلب ہے کہ ہم short sighted ہیں، ہم long sighted نہیں ہیں۔ بد قسمتی سے ہم جو نعرہ لگا کے آئے تھے ہم نے اُس نعرے کی fulfillment نہیں کی۔ ہم نے آج پولیس کو politicize کیا، آج ہمیں پولیس کو depoliticize کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ایک کروڑ نوکریوں کا نعرہ لگایا تھا ہم نے وہ نوکریاں تو نہیں دیں، ہم نے اُلٹا بے روز گاری کر دی۔

جناب سپیکر! آج میرے پاس پورا data ہے اور ابھی میری بہن data کی بات کر رہی تھیں۔ میں نے یہ data خود نہیں بنایا میں نے یہ data پنجاب پولیس کی website سے اُٹھایا ہے۔ یہ data بتا رہا ہے کہ پنجاب کے اندر کرائم ریٹ دو سو گنا، تین سو گنا، چار سو گنا بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ آج اگر یہ data اُٹھا کر دیکھیں تو یہ data آپ کو بتائے گا کہ پنجاب میں murder cases بڑھ گئے ہیں، آپ کو یہ data بتائے گا کہ پنجاب کے اندر راہزنی کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں، آپ کو یہ data بتائے گا کہ پنجاب کے اندر car snatching بڑھ گئی ہے، پنجاب کے اندر street crimes بڑھ گئے ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کس طرح بہتر کرنا ہے۔ یہ وہی پنجاب ہے جہاں کوئی incident ہوتا تھا تو خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف خود پہنچ جاتے تھے۔ آج اگر کوئی واقعہ ہوتا ہے تو دو تین دن کوئی نظر ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر! پھر پتا چلتا ہے کہ ہم اس واقعہ پر ایکشن لینے جا رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ نے رپورٹ منگوالی۔ اُس رپورٹ منگوانے کے بعد اُس واقعہ کے حوالے سے کیا ہوا، کسی کو نہیں پتا؟ اور تو اور ایوان میں بھی جب کسی واقعہ کے حوالے سے سوال کیا جاتا ہے تو یہ کہہ کر چُپ کرا دیا جاتا ہے کہ رپورٹ آئی تھی اور وہ یہاں ایوان میں بتا دی گئی ہے تو ہمیں اس وقت اس پر serious effort کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! آج صوبہ پنجاب میں governance کا حال مجھ سے بہتر آپ اور اس ایوان میں موجود ہر معزز ممبر جانتا ہے اس وقت governance کی حالت یہ ہے کہ ہر تیسرے، چوتھے یا پانچویں مہینے بعد اور بعض اوقات دو مہینے بعد کبھی آئی جی کو بدل دیا جاتا ہے، کبھی چیف سیکرٹری کو بدل دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کی تو حالت یہ ہے کہ اُنہیں یہ نہیں پتا کہ آج ہم دفتر میں آئے ہیں تو کل ہم نے آنا ہے یا نہیں آنا تو اس وقت آپ کو governance approve کرنا ہو گی۔ جب تک آپ وژن نہیں دیں گے، جب تک آپ پالیسی کی formulation and implementation کو ensure نہیں کریں گے تو how do you expect کہ آپ نے گیٹ پر جو ایک سپاہی کھڑا کیا ہے وہ آپ کو لاء اینڈ آرڈر بہتر کر کے دے گا۔ آپ اُس سپاہی اور اُس افسر کو ایک پالیسی دیں کیونکہ آپ جب تک اُس کو پالیسی نہیں دیں گے تو یہ حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے اندر سب سے بڑا چیلنج poverty کا ہے۔ جب سے یہ حکومت آئی چالیس فیصد سے زیادہ لوگ خطِ غربت سے نیچے جا چکے ہیں۔ یہ تو بڑے وعدے کر کے آئے تھے تو جب لوگ خطِ غربت سے نیچے جائیں گے تو پھر وہ وارداتیں بھی کریں گے، چوریاں بھی کریں گے اور ڈکیتیاں بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کچھ تجاویز دینا چاہوں گا۔ جس طرح میں نے پہلے کہا تھا کہ پاکستان کو ہم نے ایک conducive environment دینا ہے۔ ہم نے پاکستان کے اندر tourism کو فروغ دینا ہے، پاکستان بڑا diverse country ہے ہر مکتبہ فکر اور ہر مذہب کے لوگ یہاں پر رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اُس دن آپ کے پاس حاضر ہوا تھا پھر میں وزیر قانون کے پاس بھی حاضر ہوا تھا اور میں on the floor of the House اُس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ وزیر قانون نے مجھے assurance دلائی ہے۔

جناب سپیکر! میں اُمید کرتا ہوں کہ میری اُس request کو consider کیا جائے گا اور خاص طور پر میرے ضلع میں لاء اینڈ آرڈر کی situation کو improve کیا جائے گا کیونکہ national and international بہت tourists وہاں پر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے politicize کی بات کی تھی آج مجھے بڑا دُکھ ہوا جب مریم نواز شریف نیب میں پیشی کے لئے جا رہی تھیں تو اُن کے ساتھ ایم این ایز، ایم پی ایز بھی تھے، ہماری پارٹی کے لیڈران بھی تھے، عہدیداران بھی تھے آج پتا چلتا ہے کہ اٹھارہ دن کے بعد پولیس اُن پر A-780 لگا رہی ہے ہم اُس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور آپ کی وساطت سے request کرتے ہیں کہ خدارا پولیس کو depoliticize رہنے دیجئے، پولیس کے ذریعے political victimization نہ کریں۔ میاں محمد شہباز شریف اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف جب عدالت جاتے ہیں تو وہاں پر پولیس کے ذریعے ہمارے نمائندگان، ہماری پارٹی کے کارکنان اور اس ایوان کے ممبران پر آپ ڈنڈے برساتے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ پولیس کو depoliticize کیجئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدو ایاک نستعین۔

اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات ایک آیت سے شروع کرنا چاہوں گی:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ

قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اُسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔

جناب سپیکر! جرم تب پیدا ہوتا ہے جس وقت زیادیاں، ظلم اور تشدد کی انتہا ہو جاتی ہے کیونکہ جرم کی اصل وجہ یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی جب حکومت بنی تو ہمارے بہت سارے بھائیوں نے آج یہ بات کی انہوں نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آنے کے بعد جرم بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، بہت زیادہ murders ہونا شروع ہو گئے ہیں، child abuse بہت زیادہ ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر! میں تنقید نہیں کر رہی لیکن میرے خیال میں اس سے پہلے جو حکومت تھی اس میں سب سے پہلے جو کیس highlight ہوا تھا وہ قصور کی زینب کا کیس تھا۔ اس پر یہ بتا دیجئے کہ آپ لوگوں کی طرف سے کیا کیا گیا۔ کیا آپ child abuse کو کم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ہماری حکومت جس وقت آئی تو باقاعدہ قوانین بنائے گئے ہیں۔ ہماری طرف سے بچوں کے ساتھ ہونے والی زیادتی کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ آپ لوگوں نے اپنے دور میں کیا کیا؟

جناب سپیکر! آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ ہم کیوں بار بار دس سالوں کا ذکر کرتے ہیں یا ہم کیوں آپ کو کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی حکومت میں کیا کیا؟ ہم اس لئے کہتے ہیں کیونکہ 35 سال آپ لوگوں کی یہاں حکومت رہی ہے ہم نہیں تھے۔ ہمیں حکومت میں آئے دو سال ہوئے ہیں۔ 35 سالوں میں اور دو سالوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے پچھلے دو سالوں میں جو کام کیا ہے، reforms لائی گئی ہیں اور پولیس کے لئے کام کئے ہیں۔ آپ لوگوں نے تو کبھی وہ سوچا بھی نہیں تھا کہ آپ وہ کریں گے۔ ہم نے کم از کم شروع تو کیا ہے۔ آج یہاں کی خواتین اور وہاں کے بھائی ہمارے ساتھ کمیٹی کا حصہ ہیں جو پولیس reforms پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! خدارا یہ بات کہنا چھوڑ دیجئے کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے۔ یہ گورنمنٹ اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہے۔ یہ بہت اچھی طرح جانتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کس طرح سے کرنا ہے۔ ہمارے بھائی نے ابھی یہاں پر یہ بات کہی کہ ہم سوالات کرتے ہیں اور وزیر قانون اور دوسرے منسٹر صاحبان جواب نہیں دیتے کہ انہیں جواب نہیں آتا۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں جتنا تفصیل سے ہمارے منسٹر صاحبان جواب دیتے ہیں آپ کے دور میں کبھی آپ کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔ یہاں پر وہ تمام لوگ بیٹھے ہیں جو اس وقت اپوزیشن میں ہوتے تھے لیکن آپ لوگوں کو اتنی توفیق نہیں ہوتی تھی کہ آپ لوگ جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کروں گی اور میں کوٹلی ستیاں کی بات کروں گی۔ کوٹلی ستیاں ایک پسماندہ علاقہ ہے یہ این اے۔57 کی ایک پسماندہ تحصیل ہے۔ ہم اسے خوش قسمتی کہیں یا بدقسمتی کہیں کہ جناب شاہد خاقان عباسی وہاں سے پاکستان کے وزیراعظم تھے اور وہاں حالات یہ تھے کہ اگر آپ وہاں کے پولیس سٹیشن کی حالت دیکھتے، پولیس موبائلز کی حالت دیکھتے تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ یہ لوگ کتنا کام کرتے تھے کہ وہ لوگ جو لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آپ لوگوں نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ وہاں پر نہ ان کی رہائش کی کوئی جگہ ہے وہ پولیس سٹیشن کھانے پینے سے محروم تھا۔ ہماری گورنمنٹ جب آئی تو ہمارے وزیر قانون کے ذریعے وہاں پر پولیس سٹیشن کو facilitate کیا گیا۔ ان لوگوں کی ضروریات کو باقاعدہ پورا کیا گیا۔ آپ لوگ باتیں کرتے ہیں کہ نوکریاں دیں تو الحمدللہ پی ٹی آئی کی حکومت میں young lot سامنے آئی ہے اور young lot کو نوکریاں ملی ہیں اور آج پولیس بہتر کردار ادا کر رہی ہے جو آپ کے زمانے میں کبھی نہیں ہو سکا۔ آپ نے ہمیشہ ان لوگوں کو نوازا جن لوگوں نے آپ لوگوں کو ہمیشہ defend کیا۔ آج اگر پولیس میں فرق ہے تو وہ یہ ہے کہ پولیس کسی بے قصور کو تنگ نہیں کرتی اور پولیس کہیں بھی politicize نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی اور وزیر قانون سے درخواست ہو گی کہ اگر ہم مزید بہتری کے لئے جاسکتے ہیں تو اس طرح جاسکتے ہیں کہ پولیس کے لئے باقاعدہ ٹریننگز، ورکشاپس اور سیمینارز مسلسل کروانے چاہئیں۔ ان ٹریننگز، ورکشاپش اور سیمینارز میں پارلیمنٹیر یز اور عوام میں سے بھی مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ان کا آپس میں ضرور interaction ہونا چاہئے تا کہ جو gap ہے اسے ہم ختم کر سکیں اور ہماری پولیس زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بارہا حکومتی ریفارمز کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ریفارمز جن کا حوالہ دیا گیا جو خیبر پختونخوا میں کی گئی ہیں۔ یہ کہا گیا کہ ان ریفارمز کی وجہ سے وہ تمام کامیابیاں جو ہم نے حاصل کی ہیں وہ پچھلے تیس چالیس سال میں سابقہ حکومتیں حاصل نہ کر سکیں وہ ان دو سالوں میں حاصل کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! ان ریفارمز کی شکل میں ایک رپورٹ جو سامنے آئی ہے کہ 2019 کے اندر پنجاب میں سوا تین لاکھ جرائم رپورٹ ہوئے جو پنجاب کی تاریخ میں سب سے زیادہ رجسٹرڈ ہونے والے کیس ہیں۔ ان جرائم میں قتل، اغواء، بھتہ خوری اور تمام قسم کے جرائم شامل ہیں۔

جناب سپیکر! 130 گینگ ریپ کے کیس بھی رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ یہ ریفارمز کا ہی نتیجہ ہے جو ابھی تک سامنے آیا ہے۔ جناب عمران خان کی طرف سے کہا گیا تھا کہ جب ہماری حکومت آئے گی تو پی ٹی آئی کا انصاف سب سے پہلے لوگ تھانوں میں ہوتا ہوا دیکھیں گے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کی تبدیلی پہلے سو دن کے اندر تھانوں میں ہوتی ہوئی نظر آئے گی۔ منسٹر صاحبان بھی یہاں پر بیٹھے ہیں اور ذمہ داران بھی بیٹھے ہیں۔ پنجاب کا کوئی تھانہ جس کی پچھلے اڑھائی سال میں صورتحال بہتر ہوئی ہو، چلیں پنجاب چھوڑ دیں ہم شہر لاہور میں بیٹھے ہیں تو اس شہر کا کوئی تھانہ جس کے اندر کوئی صورتحال بہتر ہوئی ہو تو ایک ایسا تھانہ بھی نہیں ہے جس کے بارے میں آپ اٹھ کر یہ کہہ سکیں کہ ہم اس میں کوئی بہتری لاسکے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ نے پنجاب پولیس جو بارہ کروڑ کی آبادی والے صوبہ کو سنبھالنے کا کردار بڑے احسن طریقے سے کر رہی تھی آپ نے اس کے اندر کام کرنے والے آفیسر ز اور فورس پر بداعتمادی کا اظہار کیا اور آج پوری فورس بے چینی کا شکار ہے۔ آپ جب پولیس فورس کو گلو بٹ کہیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم تمام ایس ایچ اوز کو پنجاب بدر کر دیں گے، ملک بدر کر دیں گے، خان صاحب کنٹینر پر کھڑے ہو کر کہیں کہ ان کو دریائے راوی میں ڈبوئیں گے اور پھر نئے آفیسر ز لے کر آئیں گے تو پھر اس صوبہ کے اندر آپ کو اسی طرح کی بداعتمادی اور بے زاری ملے گی۔

جناب سپیکر! آج وہی ایس ایچ اوز ہیں اور وہی پولیس آفیسر ز ہیں جو لگے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کہیں کہ ہم انہی آفیسر ز اور انہی لوگوں کے ذریعے ریفارمز لے کر آئیں گے تو پھر ان کا بھی آپ پر اعتماد کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

جناب سپیکر! شہر لاہور جہاں پر خوفناک صورتحال ہے کہ ہر آٹھ منٹ کے بعد ایک واردات ہوتی ہے۔ یہ شہر لاہور جہاں پر سکیورٹی کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں، جہاں پر سکیورٹی کی صورتحال کہتے ہیں کہ بہت بہتر ہے تو آج اس شہر میں ہر آٹھ منٹ کے بعد ایک واردات ہوتی ہے۔ لاہور شہر میں کبھی نہیں سنا جاتا تھا کہ یہاں پر راہ جاتے ہوئے خواتین کے پرس اس طرح دن دہاڑے بھی چھینے جاتے ہیں۔ آج ہر سڑک پر ہر آبادی کے اندر راہ چلتی ہوئی خواتین کے پرس چھینے جاتے ہیں، لوگوں کو اغواء کیا جاتا ہے، لوٹا جاتا ہے اور وہ کون سا جرم ہے جو آج اس شہر میں نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! کہا جاتا ہے کہ جرائم بڑھنے کی بڑی وجوہات مہنگائی اور بے روزگاری ہے۔ یہاں گزارش یہ ہے کہ پچاس لاکھ گھروں کا وعدہ ہم نے تو نہیں کیا تھا۔ ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کس نے کیا تھا؟ اب تو لوگ اس ملک کے اندر تنگ آ کر کہتے ہیں کہ خدا کے لئے ہماری نوکریاں ہمارے پاس رہنے دیں۔ آپ اپنے پچاس لاکھ گھر اپنے پاس رکھیں اور اپنی ایک کروڑ نوکریاں بھی اپنے پاس رکھیں صرف ہماری نوکریوں اور گھروں کو ہی محفوظ رہنے دیں تو ہم اسی پر خوش ہیں۔

جناب سپیکر! اب تو لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ خدارا کہیں ہمارے گھر ہی نہ چھین لئے جائیں۔ صرف ہمارے اس صوبے کے اندر 17 لاکھ لوگ بے روزگار ہوئے ہیں اور مزید اس خوف میں مبتلا ہیں کہ پتا نہیں اب مزید کتنے لاکھ گھروں کا چولہا بجھایا جائے گا۔ جب اس صوبے بلکہ میں کہوں گا کہ اس ملک میں پولیس فورس کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہو تو پھر اصل کام پر کس طرح توجہ دیں گے؟ پولیس فورس کا جو بجٹ announce ہوا ہے اس کو چاروں صوبوں سے compare کریں تو پنجاب پولیس کا بجٹ سب سے کم ہے۔ آبادی کے حساب سے صرف -/8، -/9 روپے بنتے ہیں حالانکہ -/8 روپے میں چائے کا کپ بھی نہیں آتا ہے جو پولیس کو دیا جاتا ہے۔ جب ان سے سیاسی کام لئے جائیں گے اور اٹھارہ اٹھارہ دن گزر جانے کے بعد دہشت گردی کی دفعات شامل کی جائیں گی تو اس صوبے کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! جب لاہور شہر کا سی سی پی او صرف اس بنیاد پر لگایا جائے گا کہ سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا جائے، جب لاہور شہر کے رہنے والوں کو پتا ہو کہ جناب عمران خان کی خصوصی ہدایت پر سی سی پی او کو لگایا گیا ہے جس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے لاہور کے سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیوں نہیں کیا اور تین دن پہلے سیاسی کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مارے جاتے ہوں کہ اُن کو پکڑا جائے گا۔ ہر سیاسی کارکن اپنے لیڈران کی پیشی پر آکر لیڈران کو دیکھنے اور نعرے لگانے کے لئے آتا ہے لیکن حکم دیا جاتا ہے کہ اُن کو گرفتار کرو۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو ایس ایچ او اور ایس پی جتنی زیادہ گرفتاریاں کرے گا اُس کو اسی حساب سے انعام و اکرام سے نوازا جائے گا لہٰذا آپ پنجاب پولیس سے کارکردگی کی توقع کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ خدارا اس نظام کو بچانے کے لئے اور پنجاب پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے ہوش کے ناخن لئے جائیں۔ پولیس کو غیر سیاسی کیا جائے اور بجٹ میں مزید allocation کا جو وعدہ کیا گیا تھا اُس کو پورا کرتے ہوئے بڑھایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب ناصر محمود!

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آج چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی تھی اس لئے میں نے بات کرنے کی request کی تھی۔ میرا حلقہ پی پی۔27، تحصیل پنڈ داد نخان اور ضلع جہلم ہے۔ ہمارے سب ساتھیوں نے لاء اینڈ آرڈر پر باتیں کی ہیں لیکن میں اپنے حلقے کے متعلق مختصر بات کروں گا۔ اصل میں جتنے بھی کرائم ہو رہے ہیں وہ غربت کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ میں للہ کا رہائشی ہوں اور میری cost بھی للہ ہے۔

جناب سپیکر! میں recently ہونے والے صرف دو واقعات اپنی یونین کونسل یعنی اپنے گاؤں کے بتا دیتا ہوں۔ دو دن پہلے کی بات ہے کہ ایک لڑکی اغواء ہوئی ہے یا کہیں چلی گئی ہے اس کا اللہ کو پتا ہے۔ اس بچی کے والد اور بھائی نے للہ تھانے میں رپورٹ درج کروائی جس پر ایکشن تو دُور کی بات پرچہ تک درج نہیں کیا گیا۔ وہ میرے پاس آئے تب میں نے خود تھانے فون کیا کہ اس واقعہ کا کم از کم پرچہ تو درج کریں لیکن آج کے دن تک پرچہ درج ہوا ہے اور نہ ہی کچھ پتا چلا ہے کہ لڑکی کہاں ہے؟

جناب سپیکر! دوسری عرض یہ ہے کہ للہ ہی میں چار ماہ پہلے ایک واقعہ رونما ہوا جس کے حوالے سے میں نے قرارداد پیش کی تھی جس کی باری آ جائے گی۔ چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے اس لئے میں detail بتا دیتا ہوں۔ ہمارے شہر کا پانی ایک جگہ پر جمع ہوتا ہے پھر نالوں کے ذریعے سے اس کی نکاسی ہوتی ہے۔ چار ماہ پہلے اُس زمین پر قبضہ کیا گیا جس کی پوری filling ہو چکی ہے اور وہاں پر کروڑوں کی جائیداد ہے۔ اس پر ہم نے شور مچایا لیکن آج کے دن تک جنہوں نے اس زمین پر قبضہ کیا ہے اُن کے خلاف کوئی پرچہ درج نہیں ہوا اور پتا نہیں کہ اُس میں کس کا ہاتھ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس پر کمیٹی بنائیں، صرف یہ تحقیق کر لیں کہ اُس پر کسی سیاسی بندے کا ہاتھ ہے یا نہیں اور across the board تحقیق کریں چاہے میرا بندہ ہو یا کسی اور کا ہو؟ وہاں بارشی پانی یا گاؤں کا پانی جمع ہوتا تھا لیکن اب وہ جگہ fill ہونے سے نقصان یہ ہوا ہے کہ جب بارش آتی ہے تو آدھا شہر ڈوب جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وہاں سے قبضہ ختم کروایا جائے۔ اللہ کا حکم ہے کہ ماں باپ کی بد دعا سے بچو کیونکہ بیچ میں حجاب نہیں ہوتا اور ایسے ہی ارشاد ہے کہ غریب اور یتیم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اُس میں بھی حجاب نہیں ہوتا۔ جب بارش آتی ہے تب آدھا شہر صرف اس وجہ سے ڈوب جاتا ہے کیونکہ وہ جگہ fill ہو چکی ہے۔ اب میں کسی پر الزام نہیں لگاتا لیکن وہ کروڑوں روپے کی جگہ ہے، اُس میں کون ملوث ہے اور کس کی سرپرستی ہے اُس کی تحقیق کی جائے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ قبضہ چھڑوا کر اُس جگہ کو اصلی حالت میں لایا جائے تاکہ گاؤں اور بارش کے پانی کی نکاسی ہو سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمسہ علی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ماشاء اللہ دونوں طرف سے لاء اینڈ آرڈر پر بڑی اچھی باتیں کی گئی ہیں اور اچھی تجاویز بھی آئی ہیں۔ میں ابھی بیٹھا اپنے معزز ممبران کی باتیں سن رہا تھا کہ پولیس ریفامز کے لئے کیا کام کیا گیا ہے۔ پنجاب میں تعینات ہونے والے افسران خواہ وہ آئی جی، ڈپٹی کمشنرز یا سیکرٹریز ہوں اُن کے حوالے سے میرے معزز ممبران نے باتیں کی ہیں لیکن اصل میں پنجاب کی عام عوام اور -/500 روپے دہاڑی کرنے والے مزدور کی بات کرنے والی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اُس ماں کی بات کرنا چاہوں گا جس کا اکلوتا بیٹا دو ہزار روپے کے موبائل کے لئے ذبح کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اُس بہن کی بات کرنا چاہوں گا جس کے بھائی کو اُس کے سامنے گولیاں مار کر چھلنی کر دیا جاتا ہے لیکن اس پنجاب میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ آپ دیکھیں کہ ہم اس ہاؤس سے اربوں روپے فنڈز منظور کر کے ایڈمنسٹریشن اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دیتے ہیں۔ ہمارے تھانوں کی موبائل پولیس منشیات فروشوں کے ڈیروں یا نمبر بیچنے والے دفتروں کا ضرور چکر لگاتی ہے لیکن ڈاکوؤں کا پیچھا نہیں کرتی۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہوں گا کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی صفر ہے کیونکہ پولیس میں بھی اچھے بُرے لوگ موجود ہیں۔ یہاں پر ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ اچھے کام کرنے والے کو ہم کس طرح سپورٹ کریں نہ کہ ہم اُن لوگوں کو سپورٹ کریں جس طرح جناب نصیر احمد نے کہا کہ لاہور میں سیاسی کارکنوں کو گرفتار اور political victimization کرنے کے لئے مختلف محکموں کو استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہوں اور فیصل آباد کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی حکومتی ممبران کی طرف سے یہ بات کی گئی کہ یہاں پر 2013 میں کرائم ریٹ اور تھا، 2017 میں اُس سے کم ہو گیا اور 2018 میں مزید کم ہو گیا لیکن اب 2019 میں دودھ کی نہریں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں مزدوروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جس دن وہاں ڈیڑھ سو سے دو سو ڈاکے نہ پڑیں، کوئی ایسا دن نہیں گزرتا چاہے گرمی ہو چاہے سردی ہو۔ فیصل آباد کے اندر روزانہ قتل بھی ہوتے ہیں، اغواء بھی ہوتے ہیں اور لوگوں کو لوٹا بھی جاتا ہے لیکن حکومتی اقدامات اس کے برعکس بہت کم ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، یہاں پر تشریف فرما ہیں، فیصل آباد کے حوالے سے میں نے بہت دفعہ نفری کی بھرتی کے لئے بار بار اس معزز ایوان میں یاد کروایا۔ فیصل آباد میں آپ کانسٹیبلوں اور تھانوں میں تعینات ہیڈ کانسٹیبلوں کی تعداد دیکھیں تو وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک ایک تھانے کی آبادی 10، 10 اور 15، 15 لاکھ لوگوں پر مشتمل ہے اور وہاں پر صرف کنٹرول کرنے والے 45 لوگ ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ وہ 45 کانسٹیبل بے چارے کیسے ان لوگوں کو سکیورٹی دیں گے، کیسے وہ ڈاکوؤں کا پیچھا کریں گے اور کیسے وہ سیاسی لوگوں کو سلام پیش کریں گے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے پنجاب میں جہاں جہاں بھی پولیس کی نفری میں کمی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اس ایوان سے یہ بات جانی چاہئے کہ پولیس کی نفری میں بھرتیاں کی جائیں اور بجٹ میں ان کی تنخواہوں و دوسرے اخراجات کے لئے ان کے الاؤنسز بڑھانے چاہئیں تا کہ ہمارے ہاں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں کوئی تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہم چونکہ گراس روٹ لیول سے آئے ہیں اور ہم لوگوں کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ جس طرح میرے بھائیوں نے یہاں پر مہنگائی کے حوالے سے یہ بات کہی کہ جرائم کی جڑ بے روزگاری ہے تو میں ان کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کیونکہ جب مزدور بے چارے کی دہاڑی نہیں لگے گی اور جب اس کے بچے بھوک سے گھر میں بِلک رہے ہوں گے تو وہ پھر کیسے بندوق نہیں اٹھائے گا اور وہ کس طرح پستول اٹھا کر لوگوں کے سروں پر نہیں مارے گا؟

جناب سپیکر! ہمیں بے روزگاری کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور پولیس و ایڈ منسٹریشن کے بجٹ میں بھی اضافہ کر کے پنجاب کے عوام کے مستقبل کو save کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے اور میرے دوسرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت وقت سے گزارش کروں گا اور specially وزیر قانون سے کہ مہربانی کر کے کوئی ایمان دار لوگ تعینات کریں۔ ان لوگوں کو تعینات کیا جائے جو اس پنجاب کے عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کو تعینات کیا جائے جو حقیقی طور پر پنجاب کے عوام کا کام کرنا چاہتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ ماشاء اللہ سب ممبران نے پنجاب کے حوالے سے بڑی اچھی تقاریر کیں اور ہم نے سب کی باتیں سنیں۔ چودھری محمد اقبال شاید اب نہیں بیٹھے ہوئے جو کہ بار بار writ of the government کی بات کر رہے تھے تو مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے writ of the government کو define نہیں کیا۔ کیا وہ یہ define کرتے ہیں کہ ایک بندہ اپنی ایک انگلی کے اشارے سے پورے province میں جو چاہے کروالے یا ایک ہمارے وزیراعلیٰ ہیں کہ انہوں نے ماشاء اللہ اپنی power کو ہر جگہ devolve کر کے نیچے تک کر دیا ہے تاکہ ہر جگہ پر proper طریقے سے چیزیں manage ہوں۔ In the writ of the government جس طرح سے ماڈل ٹاؤن میں جعلی مقابلہ ہوا تھا اور ابھی میری بہن عظمیٰ کاردار نے already بتایا کہ

"گلو بٹ"کا نام بھی لے لیا اور"عابد باکسر"کا بھی نام لے لیا جبکہ سندھ میں بھی"راؤ انوار" جیسے نام اور چیزیں اب چونکہ انہیں نظر نہیں آ رہیں تو شاید ان کے لئے writ of the governmentیہ چیزیں ہیں یہاں تک کہ ابھی میرے چھوٹے بھائی جناب محمد طاہر پرویز وزیر قانون کو کچھ تجاویز دے رہے تھے کہ اچھے کریکٹر کے لوگوں کو تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کے اپنے وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے بارے میں فیصل آباد کے عابد شیر علی کیا کہتے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کو کیا سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے وزیر قانون کے بارے میں وہ خود کہتے تھے کہ اٹھائیس کے قریب لوگوں کےmurderکا وہevidence دینے کو تیار ہیں کہ اس آدمی نے اتنےmurdersکئے ہیں تو ہمارے ہاں یہ جوpowerاور سیاست کاconceptہے تو ہم نے اس کوchangeکر دیا ہے اور ہم کسی قسم کی کوئیpolitical interferenceنہیں چاہتے اور پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!Naturallyلوگوں کا ایکmindsetبن گیا ہوا تھا کہ اوپر سے جب تک حکم نہیں آئے گا ہم نے خود کچھ نہیں کرنا۔اس چیز کوchangeکرتے اور لوگوں میں confidenceآتے آتے وقت لگتا ہے لیکن ہمارا چونکہ یہmotoیہی ہے۔

جناب سپیکر! کسی بھی ملک میں اہم بات اس کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہوتی ہے کہ جہاں پر عدل بھی ہو اور ظلم بھی نہ ہو۔جو باتیں یہ کہتے ہیں اور پولیس کے متعلق کہتے ہیں تو میں تیس، چالیس سال سے خواتین کے حقوق کے لئے کام کر رہی ہوں اور مجھے یاد ہے کہ جب ہم پولیس سٹیشن جاتے تھے تو وہاں پر کیا حالات ہوتے تھے۔پولیس والے ہمیں کہتے تھے کہ باجی ہمیں رکشا بھی لے کر دیں، پٹرول بھی ہماری گاڑیوں میں آپ ڈالوائیں اور ہمارے ساتھ جائیں۔ان کے پاس کوئی فنڈز بالکل نہیں ہوتے تھے اور انوسٹی گیشن کے حوالے سے تو کوئیprocedureہی نہیں تھا۔ہم نے تو حالات دیکھے ہوئے ہیں کہ انوسٹی گیشن پر ایک روپیہ کبھی خرچ نہیں کیا تھا کیونکہ یہ چاہتے ہی نہیں تھے اور ان کا شاید مؤقف تھا کہ غلط کام کرتے ہی رہنا ہے اور اگر اچھے انوسٹی گیشن آفیسرز کو ہم نےstrengthenکر دیا یعنی پولیس کی انویسٹی گیشن برانچ کو تو ظاہری بات ہے کہ ہم ہی اس سے پکڑے جائیں گے تو ان چیزوں کو انہوں نے اتناneglectکیا ہوا تھا کہ

مجھے تو یہ ground reality کا معلوم ہے کیونکہ میں نے اس طرح کے بہت سے کام کئے ہیں اور پولیس کے حالات دیکھے ہیں۔ خواتین کی بھی کسی قسم کی بھرتیاں نہیں کیں اور میں ابھی بھی کہتی ہوں کہ ہماری پولیس میں خواتین کی تعداد کم ہے تو خواتین کو پولیس میں بھرتی کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! جہاں تک یہ نوکریوں کی بات کرتے ہیں تو آپ انشاءاللہ دیکھیں گے کہ ہم وہ کام کر رہے ہیں جو long term planned ہیں۔ ہم نے یہ نہیں کیا کہ ایک ایک کام کر کے اس کی تشہیر کی جائے اور انشاءاللہ broad based ہمارے کام ہیں چاہے وہ پولیس ہو۔

جناب سپیکر! پہلے جب ہماری حکومت آئی تو محرم تھا اور اتنی tension تھی کہ اللہ کا شکر ہے کہ بہترین طریقے سے monitoring ہوئی اور ہمارے وزیراعلیٰ اور منسٹرز peace and harmony کے لئے سب جگہ جگہ نظر آئے۔ اس سال بھی دیکھیں کہ ٹیلیویژن پر باقاعدہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس چیز پر ہمیں salute کرنا چاہئے کہ اتنی tension کے حالات میں اتنے اچھے طریقے سے پنجاب حکومت نے سارا mangeکیا اور آئندہ بھی آپ دیکھیں گے۔ فنڈز بڑھانے کی بات کر رہے ہیں تو ہم یونیفارم change نہیں کر رہے، ہم نے منشاء صاحب کو پیسے دینے کے لئے پولیس کا یونیفارم change نہیں کیا بلکہ ہم نے کانسٹیبلوں پر invest کیا اور مزید کریں گے تاکہ ان کی صحت اور دیگر چیزیں بہتر ہوں خاص طور پر انوسٹی گیشن جب مضبوط ہو گی اور وہ well trained ہوں گے تو انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ حالات کیسے بہتر ہوتے ہیں۔ اسی پر ہمارا کام ہو رہا ہے جو کہ solid چیزیں ہیں اور دکھاوے کی چیزوں پر ہمارا کام نہیں ہو رہا تو ہم انشاءاللہ بہت آگے جائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ سیدہ میمنت محسن!

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Speaker, thank you for the opportunity to address this honorable House.

جناب سپیکر! ایتھے ساڈے بھرواں تے بہناں نیں جیہڑیاں گلاں کیتیاں نیں اور جیہڑی اوہناں نے گل کیتی اے کہ جو امن و امان دی ایس ویلے بدامنی اے اوس دی جیہڑی جڑ اے او غربت اے۔ ایس دے نال کوئی وی تقاضا نئیں کر سکدا ایس گل توں کوئی انحراف نئیں کر سکدا۔ ایہہ بالکل حقیقت اے اور اسیں سارے اپنے اپنے حلقیاں دے بارے ایتھے آ کے گل کرنے آں

اور جیویں جناب ناصر محمود دا جہلم وچ للہ دا حلقہ اے جتھے غربت تے افلاس دی وجوہات دی بنا تے
لوکاں دے نال استحصال ہوندا اے اسی طرح میرے حلقہ پی پی۔184 اوکاڑہ وچ وی ایہو حال
اے۔ کدھرے کدھرے اسیں خوش قسمت آں جتھے ساڈے ڈی پی اوز ایماندار نیئں جیویں
ساڈے اوکاڑہ دا ماشاء اللہ ایماندار ڈی پی او اے لیکن ہر تھاں ایہہ گل نئیں ہوندی اور جتھے ہوندے
وی ہین اونہاں دے کول اسیں جاندے آں میرٹ دی آواز بلند کر کے تے مخالفین تے فیر کیڑے
کڈدے نیں اور کیڑے کڈنا اونہاں دی اک عادت اے۔ تے چنگے آفسر نوں وی کم نئیں کرن
دیندے لیکن

I would like to go a step beyond this and if you don’t mind I would like to address the holistic issue. You have to look at the issue in a holistic manner and the problem, Mr Speaker, is poverty of course. It’s unemployment of course. It is over population of course. It underfunding of all our departments of course. But over and above that we in this august House have to tell each other speak the truth but why? This is so.

جناب سپیکر! ایس دی بنیادی وجہ اے ہے کہ جتھے حکومتاں hybrid ہون گیاں
where there is not one centre of Authority these things will
happen. پنجاب اِچ جیہڑی بے یقینی دی فضا اے اوہندی وجہ نال بالا آفیسران I call it the
higher bureaucracy او سارے pen down تے نے They are virtually at a
standstill because they don’t want to take any initiative that will
make them controversial tomorrow کیوں جے اج آگئی اے تے کل وی آنی اے۔
So they don’t want to be controversial in anyway کہ جیہڑی low
bureaucracy اے اوہندا تے تسی کوئی حال نہ پُچھو۔ and that is the reason کہ ایناں
امن و امان دا فقدان اے because after all جیہڑا غریب آدمی تے عام آدمی دا interface
ہوندا اے. with the government that is at the lowest level سارے پٹواری،
چوکی انچارج تے ایس ایچ او عام لوکاں واسطے حکومت اے۔ and if they don’t deliver

to the people یا لوکاں نوں بے یقینی ہووے یا لوکاں نوں ہر واری قائداعظم دی شکل وکھا کر اپنا کم کرانا پووے تے obviously فیر لوکاں دے وچ بے چینی ہوندی اے۔
جناب سپیکر! میں اے سمجھنی آں کہ جیہڑا وی وزیراعلیٰ ہوندا اے اے اوس دا بالکل معصمم ارادہ ہوندا اے کہ میں deliver کراں، میں اپناناں بناواں، لوک مینوں یاد کرن۔ After all this is why we are here اوہندی عزت، تکریم and the honor that our constituents have given to us لیکن جس ویلے hybrid حکومت ہووے گی جیہڑی بدقسمتی نال اے ہے تے You have orders coming from left rights and centre تے کی پتا چلنا اے کہ کی کرنا اے تے کی نئی کرنا؟ جی، فلانے بندے نوں فلانی تھاں لادیو، اک ہور فون آجاندا اے کہ فلانے بندے نوں فلانی تھاں لادیو۔

I am sorry Mr Speaker we need to be absolutely certain about who our rulers are and they must...

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میری گزارش ایہہ ہے کہ اسیں اصل حقائق ول توجہ دیئے۔ اسیں underfunding، پولیٹکل appointments، vindictiveness دے وچ توجہ ضرور دیوے لیکن جیہڑی بنیادی چیز اے ہے کہ

There should be one centre of power in this Province which is Pakistan. There should be one writ coming from one place and we should know where the writ is coming from.

جناب سپیکر! اے جیہڑی ساری confusion برپا اے، جیہڑی اے بے یقینی اے this is leading to more and more confusion not only in law and order but in every aspect of government جے تسّی محکمہ مال دی گل کرو تے اوتھے وی اے حال اے۔ جے تسّی پبلک ہیلتھ آلیاں دی گل کرو تے اوتھے وی ایہی حال اے۔ جے تسّی گل کرو for the above and lower administration تے اوتھے وی ایہی حال اے

Police Department absolutely everywhere the same contingent applies the same issue applies to everyone.

جناب سپیکر! میں آپ سے جس چیز کا علاج طلب کر رہی ہوں وہ آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے I am sorry to say this but I wanted to speak on behalf of the House and I wanted کہ جنہوں کہندے نے شناخت کرنا، تشخیص کرنا کہ اصل مسئلہ یہ ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، وزیر قانون!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ابھی دو سپیکر رہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تمام معزز ممبران جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ابھی میری باری نہیں آئی مجھے بات کرنے دی جائے مجھے بات کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی؟

جناب چیئرمین: ہاؤس کا ٹائم بھی تو دیکھنا ہوتا ہے۔This is not the way

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ہمیں خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ ہمیں مجبور نہ کیا جائے، مجھے بتایا جائے کہ مجھے کیوں نہیں بولنے دیا جاتا اس لئے کہ میں اقلیت سے ہوں، کیا میرے منہ سے بدبو آتی ہے کہ مجھے بات کرنے نہیں دی جاتی؟ پھر آپ مجھ سے resign لے لیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔This is not the way. Order in the House.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! مجھے میری تحریک التوائے کار پڑھنے کا وقت نہیں دیا جاتا، میرے سوالات نہیں آنے دیئے جاتے۔ تین ماہ ہوگئے ہیں میرے منہ پر تالا لگایا ہوا ہے، میرا کیا قصور ہے؟(شور و غل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن معزز ممبران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ میرا کیا قصور ہے، میری قوم کا کیا قصور ہے جنہوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے، مجھے کیوں بولنے نہیں دیا جاتا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ مہربانی کریں اور چُپ ہو جائیں، چیئر کو address کرنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: خاموشی اختیار کریں. Order in the House.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پھر مجھے بتایا جائے کہ مجھے کیوں نہیں بات کرنے دی جاتی؟ میں یہاں سے چلا جاتا ہوں، مجھ سے resign لے لیں۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب طارق مسیح گل
نے جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے رونا شروع کر دیا)

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ This is not the way

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری افتخار حسین چھچھر
معزز ممبر جناب طارق مسیح گل کو ایوان سے باہر لے گئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ شخص ہمیشہ بدتمیزی کرتا ہے اور اس کی بدتمیزی کو ignore کیا جاتا ہے، آپ اس کا نوٹس لیں۔ اس کے دائیں بائیں اتنے سینئر ممبرز بیٹھے تھے وہ اس کو بیٹھنے کے لئے ہلکا ہلکا تھپکاتے بھی رہے لیکن وہ باز نہیں آیا۔ جو کچھ اس نے بولا ہے آپ کم از کم اس کو replay کریں۔ جو اس کا انداز ہے، جو اس کی باڈی لینگویج ہے اس کو آپ سی سی ٹی وی کیمرے سے دیکھیں۔ اس کی باڈی لینگویج اور اس کے الفاظ اس اسمبلی میں کھڑے ہو کر بات کرنے کے قابل نہیں ہیں اس کے خلاف نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو ان کے اس روّیے کی مذمت کرتا ہوں۔ اب میرے لئے یہ کہنا بھی مشکل ہو رہا ہے کہ "ایک معزز ممبر" یہ کہنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے لیکن میں اس رویّے کی مذمت کرتا

ہوں اور یہ پہلی بار نہیں ہوا بلکہ اس سے پہلے بھی آپ کو یاد ہو گا کہ یہی ممبر ایک دفعہ زنجیریں پہن کر ہال میں آ گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روّیے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! ہم اصل میں چاہتے تو یہ تھے کہ اگر لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے تو ہمیں لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کے لئے تجاویز دی جائیں جو تجاویز معزز ممبران نے دی بھی ہیں اور جن ممبران نے وہ تجاویز دی ہیں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن ممبران نے ہماری کوتاہیوں یا ہماری کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہاں بات کرنا چاہوں گا چونکہ debate کو open میرے بھائی چودھری محمد اقبال نے کیا تھا اور انہوں نے ہماری حکومت کے متعلق یہ کہا تھا کہ ہماری حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر کوئی سائل تھانے میں جائے تو اس کو عزت اور احترام کے ساتھ بٹھایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ کسی دن اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالیں اور میرے ساتھ تشریف لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد front desk قائم کئے، تھانوں میں باقاعدہ reception بنائی گئیں اور میں تمام اپوزیشن کے ممبران اور ٹریژری بنچوں کے اراکین سے بھی request کرتا ہوں کہ جو ہمارے mobile complaint centres بنے ہیں ان کو visit کریں اور front desks کو visit کریں۔ اگر وہاں پر ان کو کوئی خامی نظر آتی ہے تو حکومت کھلے دل کے ساتھ اس کو دور کرنے کے لئے تیار ہے لیکن میں اتنا انتہائی وثوق کے ساتھ ضرور کہنا چاہوں گا کہ انہیں انشاءاللہ تعالیٰ ایک تبدیلی اس میں ضرور نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ نے بات کی اور میں توقع کرتا تھا کہ وہ اس وقت موجود ہوتے تو میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا تھا اور وہ سن لیتے۔ بہرحال وہ تشریف لے گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے خود اپنی تقریر میں فرمایا اور انہوں نے کہا کہ جس وقت بجٹ پیش کیا جا رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ پولیس کو کچھ نہ دیا جائے اور انہوں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ پولیس کے لئے اتنے زیادہ فنڈز کیوں رکھے جا رہے ہیں۔ آج بھی انہوں نے یہ کہا کہ پولیس کو فنڈز دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی اپنی بات کرتے ہوئے پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ پولیس کو کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ میرے پاس باقاعدہ figures موجود ہیں کہ پولیس کو کیا دیا گیا ہے۔ ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کے لئے جو ان کا expenditure ہے اس سے ہٹ کر میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تنخواہوں کا مسئلہ ان کی routine کا مسئلہ ہے۔ ان تنخواہوں میں جو کچھ ان کو ملتا ہے وہ ایک routine ہے لیکن موجودہ گورنمنٹ نے اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ 2005 سے جو ان کے فنڈز freeze ہوئے تھے ان کو ہم نے release کیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو الاؤنس ان کے freeze ہوئے ہوئے تھے ان کو 80 فیصد تبدیل کیا گیا ہے اور آج آپ کو ان میں 100 فیصد اضافہ نظر بھی آ رہا ہے اور ان کو مل بھی رہا ہے۔ اسی طرح میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ ڈویلپمنٹ کے علاوہ اور ان الاؤنسز کے بھی علاوہ 2.285 بلین روپے صرف پولیس کو purchase of equipment کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اس میں پہلی بات جو ہم نے سرفہرست رکھی ہے کہ ہم نے 500 گاڑیاں پولیس کے لئے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں یہاں کسی کو موردالزام نہیں ٹھہراتا۔ پندرہ سال کے بعد پولیس میں گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں۔ اب پندرہ سال کے دوران اگر آپ پولیس کو in-mobile کر دیں گے تو وہ چلنے کے قابل نہیں ہو گی۔ جس طرح یہاں سے میری بہن نے فرمایا تھا کہ کوٹلی ستیاں میں تھانے کے پاس گاڑی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ پھر میں اس بات کو دُہرانا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ کسی کو کوئی سہولت نہیں دیں گے وہ آپ کو کس طرح کارکردگی دکھا سکتا ہے چنانچہ ہم نے 500 گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ کیا۔

جناب سپیکر! اسی طرح پنجاب ہائی وے پٹرولنگ جناب پرویز الٰہی کی گورنمنٹ کا یہ بہت بڑا initiative تھا اور اس کے پیچھے فلسفہ یہ تھا کہ اگر ہائی وے پٹرولنگ effectively ہوتی ہے تو ہماری وہ شاہراہیں تو بڑی شاہراہوں سے ہٹ کر ہیں ان پر لاء اینڈ آرڈر کی situation پیدا نہیں ہوگی اور چوری اور ڈکیتی میں کمی آئے گی۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں بیٹھا ہوا ہر شخص اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ اس ہائی وے پٹرولنگ کی وجہ سے باقاعدہ جرائم میں کمی واقع ہوئی تھی اور ہماری بڑی شاہراہوں کے علاوہ چھوٹی شاہراہیں بھی محفوظ ہوں گی۔

جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ پندرہ سال ہوگئے ان کی پٹرولنگ کو، ان کا کام ہی پٹرولنگ ہے لیکن پندرہ سالوں میں ان کو پٹرولنگ کے لئے ایک گاڑی بھی نہیں دی گئی بلکہ اگر اس وقت ان کی حالت دیکھیں تو کم از کم 50 سے 60 فیصد ان کا fleet وہ obsolete ہو چکا ہے وہ بے کار کھڑا ہے لیکن ہم نے ان کو بھی نئی گاڑیاں خرید کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایلیٹ پولیس کے لئے 20 پک اپ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہم نے کیا ہے اور عام طور پر یہ ہوتا تھا کہ اگر پولیس کی کوئی گاڑیاں خراب ہو جاتی تھیں تو جس طرح ابھی شاہ صاحب فرما رہے تھے کہ بیٹری کون ڈلواتا ہے، پٹرول کون ڈلواتا ہے تو ان کو ختم کر دیا جاتا ہے لیکن ہم نے ایک نیا تجربہ فیصل آباد سے شروع کیا تھا جو انتہائی کامیاب بھی ہوا اور اس کے بعد ہم نے 90 ملین روپے ان کی vehicles repairs schemes کے لئے علیحدہ مختص کیا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں پر نوکریوں کے حوالے سے بھی بات کی جا رہی تھی اور پولیس میں افراد کی کمی کی بھی بات کی جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! ابھی جناب محمد طاہر پرویز فرما رہے تھے افراد کی بہت کمی ہے تھانوں میں پوری نفری نہیں ہے، ضلعوں میں پوری نفری نہیں ہے تو یہ بھی تقریباً آج پندرہ سال کے بعد موجودہ گورنمنٹ نے پولیس میں 5330 کانسٹیبل بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس پر باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے اور I am not sure میرے خیال میں شاید اشتہار بھی first phase کا آ چکا ہو لیکن انشاءاللہ ہم نے 5330 کانسٹیبل بھرتی کرنے ہیں تا کہ ہماری نفری کی کمی کو دور کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! اس طرح ہم نے ٹریفک اسسٹنٹ 654 نئے بھرتی کرنے ہیں، 169 intelligence operators بھرتی کرنے ہیں، سینئر سٹیشن اسسٹنٹ 143 بھرتی کرنے ہیں اور پولیس سٹیشن اسسٹنٹ 702 بھرتی کرنے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر کوئی ادارہ یا کسی بھی ادارہ میں مسلسل جو لوگ ایک ریٹائرمنٹ کی age کو پہنچ جاتے تھے وہ ریٹائرڈ ہونا شروع ہو جائیں اور نئی بھرتی نہ کریں تو definitely کمی ہوتی ہے۔ یہ پندرہ سال کے بعد پہلی بار پولیس میں اس کمی کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر یہ کہا گیا کہ پولیس کی تنخواہوں میں 150 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ہمارے کسی ممبر نے کہا ہے میرے پاس چٹ میں موجود ہے ان کا نام بھی بتا دوں گا۔ اگر 150 فیصد اضافہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں قیاس کی کیا صورتحال ہو گی۔ ہمیں بات کرنے سے پہلے کم از کم figures کو دیکھ لینا چاہئے اور figures کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ بعض جگہوں پر ڈکیتی میں اضافہ ہوا ہو گا۔ راہزنی میں کمی ہوئی ہو گی اور یہ ایک مسلسل عمل ہے کسی ایک خاص وقت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کسی وقت وہاں پر کمی ہو جاتی ہے لیکن بالآخر جب آپ پورے سال کے figures لیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کو واقعتاً کمی نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ نارکوٹیکس کے حوالے سے 494 کیسز identify ہوئے، 419 کیسز کے خلاف لیگل ایکشن لے کر اس پر کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔ اسی طرح intelligence based جو ہمارے target actions ہیں وہ 336 identify ہوئے اور 311 کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے بھائیوں نے اس کا ذکر نہیں کیا لیکن اس وقت جو سب سے بڑا issue ہمارے سامنے آرہا ہے وہ ناجائز اسلحے کی بھرمار ہے۔

جناب سپیکر! میرے سب بھائی اس سے اتفاق کریں گے کہ یہ ایک رواج بن گیا تھا کہ سات گارڈ رکھنے چاہئیں لائسنسی اسلحہ ہے یا چاہے بغیر لائسنس کا ہے لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے de-weaponization کی طرف جانا ہے اور اس میں جو ہم نے 318 کے قریب کیسز

move کئے تھے جن میں سے 35 میں لیگل ایکشن ہو چکا ہے، لائسنسز کینسل ہو چکے ہیں، 323 کیسز pending ہیں اور اس کے علاوہ باقاعدہ ایک مہم شروع کی گئی ہے کہ ناجائز اسلحہ کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک overall crime کا تعلق ہے اس میں کمی آئی ہے۔ یہاں پر سید حسن مرتضیٰ نے سانحہ ساہیوال کی بات کی لیکن وہ آدھی بات کرتے ہیں۔ سانحہ ساہیوال میں ملزمان چالان ہوئے، چالان عدالت میں گیا اور عدالت سے ملزمان کو سزائیں دلوانے کے لئے ہم نے پوری تگ و دو کی لیکن اگر کسی کیس میں مدعی compromise کر لے تو اس سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے پوری prosecution کی ہم نے اپنے ملازمین جو اس کیس میں ملوث تھے ان کو بھی چالان کیا اور حکومت کا کام تھا کہ وہ اس کیس کے حوالے سے انوسٹی گیشن کرتی اور چالان کرتی لیکن باقی کا کام عدالت کا کام ہے، عدالت میں اگر فریقین compromise کر لیں تو وہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر! میں without going into details صرف یہ نہیں کہ point scoring کرنا چاہ رہا تھا۔ سید حسن مرتضیٰ نے ماڈل ٹاؤن کیس کے حوالے سے بھی بات کی تو یہاں بات کی گئی تھی تو مجھے بھی انتہائی معذرت کے ساتھ جواب میں بات کرنی پڑ گئی ہے کہ ایک وقت تھا کہ جہاں کوئی واقعہ ہوتا تھا وہاں خادم اعلیٰ پہنچ جاتے تھے تو یہ بات درست ہے کہ وہ پہنچتے تھے لیکن اگر ماڈل ٹاؤن کا واقعہ دیکھا جائے تو ان کے گھر سے ڈیڑھ کلومیٹر دوری پر گولیاں چل رہی تھیں اور 14 لوگ شہید ہو چکے تھے اور بچوں کے منہ میں گولیاں ماری گئی تھیں لیکن وہاں پر کوئی بھی نہیں پہنچا اور ان کے لواحقین کو ایف آئی آر کے اندراج کے لئے بھی دھرنا دینا پڑا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ point scoring کی بات نہیں تھی انہوں نے بات کی تو اس لئے میں نے جواب دے دیا۔

جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو آج پنجاب پولیس کے بہت سے آفسران کے نام لئے گئے لیکن میں اس بات کو نہیں دھرانا نہیں چاہتا اور اتنا ضرور کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اڑھائی سالوں میں کوئی راؤ انوار پنجاب پولیس میں پیدا نہیں ہوا، عابد باکسر وغیرہ کا بار ہا ذکر

ہو چکا ہے لیکن کوئی راؤ انوار پیدا نہیں ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہی کسی کو راؤ انوار پیدا کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ محترمہ زہرہ نقوی نے مذہبی حوالے سے بات کی کہ مذہبی طور پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ آج سے چند دن پہلے محرم الحرام کا عشرہ مکمل ہوا اور اس عشرے کے دوران 30 ہزار مجالس ہوئیں اور 9 ہزار جلوس نکالے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام باخیریت اختتام پذیر ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ حکومت پر تنقید ضرور کر سکتے ہیں لیکن مذہبی لحاظ سے حکومت کارروائی کرتی ہے کیونکہ آج کل سوشل میڈیا پر شیعہ سنی کے خلاف اور سنی شیعہ کے خلاف باتیں کر رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا اس ملک کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں اجتماعی طور پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے میں کسی ایک فرقے یا گروہ کو اس چیز کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اور اپوزیشن کے لئے اور بحیثیت پاکستانی ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کیونکہ اگر یہ رجحان تقویت پکڑتا ہے اور یہ عام ہوتا ہے تو آپ، میں اور نہ ہی کوئی اور اپنی گلی محلے یا شہر میں محفوظ ہو گا اس لئے ہمیں مل کر اس قسم کی کارروائی کرنے والوں کے خلاف بھرپور اقدامات کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! اس محرم الحرام کے دوران تقریباً 203 کیسز ہمارے نوٹس میں آئے ان 203 کیسز کے against ہم نے کارروائی کی، گرفتاریاں کیں، پرچے دیئے اور ان کو fourth schedule میں ڈالا۔

جناب سپیکر! میں آج پھر اس معزز ایوان میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار کی ہدایت پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کے مذہبی تفرقہ بازی پیدا کرنے والے لوگ اور سوشل میڈیا کے ذریعے کسی دوسرے کی دل آزاری کرنے والا content سامنے لانے والوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا اور کسی کے ساتھ بھی رعایت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر! محترمہ زہرہ نقوی نے فرمایا کہ مجالس میں پرچے درج ہو جاتے ہیں تو میں اپنی بہن سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس طرح پرچے درج نہیں ہوتے اور محترمہ یہ بھی فرما رہی تھیں کہ اگر کسی شادی پر گانے وغیرہ لگے ہوں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن اگر کہیں پر مجلس ہو رہی ہو اور وہاں پر اگر لاؤڈ سپیکر لگا دیا جائے تو کسی کو کیا اعتراض ہے؟ تو میری بہن حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اعتراض اسی گلی محلے یا علاقے میں سے پیدا ہوتا ہے وہاں کے رہائشی اعتراض پیدا کرتے ہیں تو حکومت کو مجبوری کے تحت involve ہو کر اس situation کو defuse کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محرم خیریت سے گزرا تو ہماری یہ کوشش ہے کہ آئندہ کے لئے اس قسم کا کوئی تفرقہ سر اٹھائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ سختی سے deal کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر رمیش سنگھ اروڑا نے فرمایا کہ in index rank of Pakistan is at 120 out of 128 countries تو میں اس حوالے سے صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ rank index صرف دو دن میں ہی قائم نہیں ہوتے بلکہ یہ gradually increase ہوتے ہیں اور gradually decrease ہوتے ہیں تو میں کسی کو بھی مورد الزام نہیں ٹھہراتا صرف اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہماری یہ کوشش ہے کہ اگر ماضی میں انڈکس بڑھا ہے تو ہم اس انڈکس کو کم کرنے کی کوشش کریں گے اور کر بھی رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر پھر بات کی گئی کہ محترمہ مریم نواز شریف کی پیشی پر لوگوں کے ساتھ کیوں زیادتی کی گئی اور ان کے خلاف کیوں مقدمات درج کئے گئے ہیں؟ تو میں اس بحث میں پڑنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں جو بھی واقعات ہوئے ہیں ان پر کوئی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! لیکن اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ پورا میڈیا اس بات کا شاہد ہے کوئی بھی میڈیا کا نمائندہ اُس دن کی کوریج نکال کر دیکھ لے اگر وہ سمجھے کہ اس میں حکومت کی زیادتی ہے تو ہم اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی وثوق اور انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ بتا سکتا ہوں کہ اس واقعہ کے محرکات کیا تھے؟ وہاں پر کیا کچھ ہوا وہاں پر پتھر کیسے آئے ہم بہر حال اس بحث میں نہیں پڑتے لیکن میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورا میڈیا اس چیز کا شاہد ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اُس دن جو پریس کانفرنس کی تھی اس میں بھی میں نے یہی گزارش کی تھی کہ اس پورے واقعے کا حکومت مؤقف نہیں دے گی بلکہ ہمارا مؤقف میڈیا نے already اس واقعہ پر دے دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم اخباری خبر پر بغیر اس خبر کی تحقیق کئے اپنا ایک opinion بنا لیتے ہیں جیسا کہ آج بھی بہت سارے اسی طرح کے توجہ دلاؤ نوٹسز تھے۔

جناب سپیکر! میری اپنے بھائیوں سے یہ گزارش ہو گی کہ isolated incidents ہوتے ہیں یہ نہیں کہ پنجاب میں قتل، ڈکیتی یا چوری نہیں ہوتی بلکہ میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کون سے ملک میں ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ یہ کام بہت سے مہذب معاشروں میں بھی ہوتا ہے لیکن حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کام میں ملوث ہوں ان کو گرفتار کرے اور قانون کے مطابق ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

جناب سپیکر! ابھی حال ہی میں دیکھ لیں کہ کل یا پرسوں کی بات ہے کہ یو کے میں انتہائی مہذب معاشرے میں سڑک چلتے لوگوں پر چاقو سے وار کر دیا گیا اب یہ کہا جائے کہ ایک فردِ واحد کے فعل کی وجہ سے برطانیہ کی حکومت فیل ہو چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس شخص کا individual فعل تھا اب حکومت کا کام اس کو trace کرنا گرفتار کرنا اور اس کو سزا دینا ہے اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اب اس بات کو ضرور دیکھنا چاہئے کہ اگر کوئی incident ہوتا ہے تو اس incident کے بعد گورنمنٹ نے کیا کیا، پولیس نے کیا کیا؟ یہاں یہ بھی کہا گیا کہ تفتیش کے لئے جو پیسے رکھے تھے وہ پہنچے گئے ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر! یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ تفتیش کے پیسے بڑھائے گئے ہیں، آج سے تیس سال پہلے قتل کیس کی تفتیش کے لئے per case جو ریٹ رکھا گیا تھا اسے آج پہلی دفعہ بڑھایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج پہلی دفعہ پولیس کو موجودہ معروضی حالات کے مطابق کام کرنے کے قابل بنایا جا رہا ہے، ان کو environment فراہم کیا جا رہا ہے جس میں وہ بہتر طور پر اپنی کارکردگی دکھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ محترمہ جگنو محسن نے بات کی کہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایک غیر یقینی کی صورتحال ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دُہرانا چاہوں گا کہ اگر ہم میڈیا کی حد تک دیکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم آج گئے، کل گئے یا ابھی گئے۔ یہ میڈیا کی خبریں ہیں آپ گورنمنٹ کے functions دیکھیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ function کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا وزیر اعظم جناب عمران خان پر غیر متزلزل اعتماد ہے، ہمارا وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار پر غیر متزلزل اعتماد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت ملک میں جو قیادت ہے اور انہیں جن حالات کا سامنا ہے وہ ان حالات میں اپنا بہترین کردار ادا کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ نے یہ فرمایا کہ confusion ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ حکومت میں کوئی confusion نہیں ہے، پی ٹی آئی میں کوئی confusion نہیں ہے اگر اپوزیشن یا کسی اور کے ذہن میں کوئی confusion ہے تو میری ان سے استدعا ہو گی کہ اپنا confusion دور کر لیں اور دوسرے کے confusion کی فکر نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے confusion کی فکر نہ کریں، ہمیں کوئی confusion ہے اور نہ ہو گا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب کے عوام نے ہمیں پانچ سال کے لئے منتخب کیا ہے، ہم نے پانچ سال میں deliver کرنا ہے اور عوام کے پاس دوبارہ جانا ہے، بہترین جج عوام ہے، اگر ہمارے deliver کئے پر انہوں نے دوبارہ اعتماد کیا تو پھر عوام کی خدمت کے لئے آئیں گے، اگر عوام نے کسی اور کو موقع دیا تو یہ عوام پر منحصر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں بہت جلدی conclusions پر نہیں پہنچنا چاہئے بلکہ چیزوں کو حقائق کے مطابق دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آج اتنے بڑے crisis کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ COVID-19 کے حوالے سے پوری دنیا میں economic crisis آیا ہے شاید دنیا کی تاریخ میں ایک دم اتنا crisis نہیں آیا لیکن جس طرح پاکستان اس crisis سے نکلا اور ہمارے economic indicators بہتر ہو رہے ہیں، پنجاب میں ہمارے indicators بہتر ہو رہے ہیں، کورونا سے ہماری جان چھوٹ رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اپنی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا بھی اظہار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی crisis سے دوچار نہ کرے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی crisis آتا ہے تو جس طرح جوانمردی کے ساتھ موجودہ حکومت نے ان crisis کا مقابلہ کیا ہے انشاءاللہ آئندہ بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے اپنے تمام معزز ممبران جنہوں نے آج اپنے خیالات کا اظہار کیا جو انہوں نے جو تجاویز دیں۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ ان پر عملدرآمد بھی ہو گا۔ میں ایک دفعہ پھر تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday the 8th September 2020 at 2.00 pm.